Postal Reg.No PB/0154/20??/TO2005

ER. M. SALAM 56
FLAT No-704
BLOCK No-43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسُولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

شمارہ 46

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

22 رمضان 1423 ہجری 18 نبوت 1382 ہش 18 نومبر 2003ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 14 نومبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

# جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے

......... ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾ .........

"شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی خلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل الایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

# جو مومن تمام رمضان میں دُعائیں کرتا ہے اور اخلاص سے روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے

## کل دنیا کے احمدیوں کیلئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شرپسندوں کے شر سے محفوظ رکھے

## رمضان المبارک کے آخری عشرہ سے قبل حضور انور کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ بمقام مسجد فضل لندن مورخہ ۱۴ر نومبر ۲۰۰۳ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

انا انزلناہُ فی لیلۃ القدر وما ادرٰک مالیلۃ القدر لیۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملٰئکۃ والروح فیھاباذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر . (سورۃ القدر)

اور پھر اس کا ترجمہ یوں بیان فرمایا:-

یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے ہر معاملہ میں سلام ہے یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

پھر فرمایا انشاء اللہ کل سے رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جائے گا دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک احمدی دنیا میں جن کو توفیق مل رہی ہے اس عشرہ میں اعتکاف بیٹھیں گے دُعاؤں کی توفیق ملے گی اللہ تعالیٰ مقبول دُعاؤں کی توفیق دے جو اعتکاف نہیں بیٹھ رہے وہ اپنے گھروں میں اپنی راتوں کو زندہ کرنے والے ہوں گے انشاء اللہ

حضور انور نے فرمایا جو سورہ میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے آخری عشرہ میں دُعاؤں کی طرف توجہ دلانے کیلئے ایک ایسی رات کا بھی ذکر کیا ہے جو اگر میسر آجائے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو یہ رات مل گئی کیونکہ اس رات میں جو دُعائیں کی جائیں گی قبولیت کا درجہ پائیں گی۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں لیلۃ القدر کی ایمان افروز تشریح بیان کرتے ہوئے احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں اس کی اہمیت و برکات بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ اصل طریقہ یہی ہے کہ مومن سارے رمضان میں اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتا رہے اور اخلاص سے روزے رکھے پھر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے۔ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک بات ان حدیثوں سے یہ واضح ہوئی کہ یہی نہیں ہے کہ سارا رمضان نہ روزوں کی طرف توجہ دی نہ قرآن پڑھنے کی طرف توجہ ہوئی نہ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دی نہ قرآن پڑھنے کی طرف توجہ ہوئی نہ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ ہوئی اور آخری عشرہ شروع ہوا تو ان سب عبادات کی طرف توجہ ہو گئی ایسا نہیں ہے بلکہ رمضان کے شروع سے ہی ان عبادات کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ جو برائیاں پائی جاتی ہیں ان کو چھوڑنے کی طرف توجہ ہو۔ بھائی بہنوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دیں

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# حقیقی عید ـــــ حقوق العباد کی ادائیگی

دین کا خلاصہ اور لُبِ لُباب دو ہی چیزیں ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر دو عبادتیں اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آمد پر اپنی کمر کس لیتے اور خوب مجاہدہ فرماتے۔ حدیث میں ''اَحْیَا اللَّیل'' کے الفاظ آتے ہیں کہ آپ راتوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ یعنی پوری پوری رات جاگ کر اللہ کی عبادت کرتے۔ جہاں ایک طرف حقوق اللہ کی ادائیگی میں آپ کا یہ عالَم تھا وہاں دوسری طرف حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی آپ برق رفتار ہو جاتے تھے۔ دیکھنے والوں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ تیز چلنے والی ہوا نے اب طوفان کی صورت اختیار کر لی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ہی سبق دینے اور اسے مستقل طور پر اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کرنے کیلئے رمضان مبارک آتا ہے۔ جس طرح اللہ کی عبادت کے بغیر زندگی بے معنی و باطل ہے اسی طرح حقوق العباد کا مضمون بھی ہماری دنیا و اخرت کو سنوارنے کے لحاظ سے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ہمارے دین و شریعت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ بنی نوع انسان سے محبت، غریبوں، مسکینوں، یتیموں و اسیروں سے حسن سلوک اور ان کی حاجت روائی کی تعلیم سے قرآن و حدیث بھرا پڑا ہے۔ قرآن مجید نے امراء کے اموال میں غرباء کا حصہ بطور حق کے قائم کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَفِی اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (ذاریٰت آیت ۲۰)

کہ تمہارے اموال میں جو کہ فی الحقیقت تمہارا نہیں بلکہ اللہ کا ہے مانگنے والے کا بھی اور وہ جو نہیں مانگتا یا نہیں مانگ سکتا ان کا بھی حق ہے۔ پس اللہ کی خاطر غرباء و مساکین میں خرچ کرنا نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے ہمارے اموال میں ان کا حق تسلیم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز سے پہلے پہلے صدقۃ الفطر کی ادائیگی کو لازم قرار دیا کہ سال میں کم از کم کوئی ایک موقع تو ایسا ضرور ہونا چاہئے کہ جس میں ہر مسلمان اپنے مال میں سے غریب کیلئے کچھ نکالنے کا پابند ہو۔ یہ موقع عید سے بہتر اور کیا ہو سکتا تھا کہ جس دن سارے مسلمان صاف ستھرے اور نئے لباس پہن کر خوشیاں منا رہے ہوں وہاں غریبوں کو بھی خوشیاں منانے کے مواقع میسر آ جائیں انہیں بھی نئے کپڑے ملیں اور وہ بھی اپنے گھروں میں اچھے پکوان پکا سکیں۔ پس عید کے موقع پر ہمیں اپنے غریب بھائیوں کو ہرگز نہیں بھولنا چاہئے ہماری عید کی حقیقی خوشی اسی میں پنہاں ہے کہ غریبوں کی عید بنائی جائے۔ جب ہم غریبوں کی عید بنائیں گے اللہ ہماری عید بنائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین ہے وہ دعوت جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کیلئے اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔ عید کے دن جہاں ہم اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بلا بلا کر اصرار کے ساتھ کھانا کھلاتے ہیں دیکھنا چاہئے کہ کیا ہمارے لذیذ پکوانوں سے کسی غریب کو بھی کچھ حصہ ملا ہے؟ کیا کسی غریب کو بھی اُسی محبت اور اصرار کے ساتھ بلا کر ہم نے کھانا کھلایا؟

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلانا اَبرار یعنی نیک بندوں کا شیوہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۔ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَانُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا ۔ (سورہ دہر آیت ۹)

کہ وہ (یعنی ابرار) اس (خدا) کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اے لوگو! ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی جزا طلب کرتے ہیں نہ تمہارا شکر چاہتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلانا نیکو کاروں کا ایک معمول ہوتا ہے۔ جنہیں روزمرہ اس کی توفیق نہیں ملتی انہیں کم از کم عید کے موقعوں پر اپنے غریب بھائیوں کو ضرور ہی یاد رکھنا چاہئے تاکہ ہماری دعوتیں بدترین کے زمرہ سے نکل کر حسین ترین کے زمرہ میں شامل ہو جائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی بالخصوص غریبوں یتیموں مسکینوں اور اسیروں کی حاجت روائی کرنا ان کے بھوک مٹانا زندگی کی علامت ہے۔ زندہ قوم کی علامت ہے۔ جو قوم بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف ہوتی ہے اللہ اسے زندہ و تابندہ کر دیتا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس میدان میں جو خدمت جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے وہ کسی اور کو نہیں مل رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ عید الفطر ۱۹ جنوری ۱۹۹۹ء میں فرماتے ہیں:

''غریبوں کی عید منائیں۔ جب آپ غریبوں کی عید منائیں گے تو اللہ آپ کی عید منائے گا۔ اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دُکھ درد میں شامل ہوں گے''۔

اللہ ہمیں خصوصیت سے غریبوں کی عید منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (منصور احمد)

## معتکفین کے نام

خوشا نصیب کہ تم اِس جہاں میں آ بیٹھے
ملیکِ کل کے مکاں کو مکاں بنا بیٹھے

پڑے گی کیسے نہ تم پر نگاہِ بندہ نواز
کہ اُس کے گھر میں ہی تم آشیاں بنا بیٹھے

ہوئے ہو اُس کی محبت میں اتنے سرگرداں
کہ حُبِّ دنیا کی تم ہر ادا بُھلا بیٹھے

تمام دنیا کو تم رکھ کے آج ایک طرف
درِ کریم پہ کس عاجزی سے آ بیٹھے

کنارہ کر لیا دنیا کی شان و شوکت سے
زمینِ بیت پہ یوں بوریا بچھا بیٹھے

ادائے حسنِ طلب عشق کی کوئی دیکھے
کہ دھونی تم درِ مولیٰ پہ ہو رَما بیٹھے

جہاں سے لوٹا نہ کوئی کبھی بھی خالی ہاتھ
تم اُس کریم کی دہلیز پر ہی جا بیٹھے

نصیب جاگیں گے لاریب آج اُن سب کے
دنوں کے ساتھ جو راتوں کو بھی جگا بیٹھے

مری دُعا ہے کہ مقبول ہو خدا کے حضور
ہر ایک اشک جو پلکوں پہ تم سجا بیٹھے

چلیں جو تیر تمہاری کڑی کمانوں سے
ہر ایک تیر نشانہ پہ بے خطا بیٹھے

کچھ اس طرح سے عطائے مجیب حاصل ہو
مقام ''کُن'' پہ ہی جاکر ہر اک دُعا بیٹھے

(عطاء المجیب راشد لندن)

## طلباء کیلئے مفید معلومات

### فارماسیوٹیکلز

فارما مارکیٹنگ کا تین مہینے کا پروگرام۔ باہر کے طالب علموں کیلئے چار ماہ کا پروگرام (کراس پانڈنس وکلاس ملاکر)

قابلیت: سناتک کسی بھی سبجیکٹ میں

درخواست: درخواست کیلئے -/۱۲۰ روپے کا لکھنؤ میں ڈیمانڈ ڈرافٹ بھیجیں۔ یا پھر نقد ۱۰۰ روپے دیکر ادارہ سے براہ راست حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پتہ: میڈیٹرین گتی بزنس پائنٹ۔ ایم ایس بی ایس، سیکٹر D علی گنج۔ پورنیہ چوراہا۔ لکھنؤ

فون: 2338201-2338764

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

# خطبہ جمعہ

# اللہ کی رسی کو پکڑنے اور نظام سے وابستہ رہنے میں ہی آپ کی بقا ہے

## شرکاء جلسہ سالانہ جرمنی ثابت کریں کہ محض للہ یہ تین دن گزارنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں

### (اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے موضوع پر لطیف اور پر معارف خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۲/اگست ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۲ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملک يوم الدين - اياک نعبد و اياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

نظام کی کامیابی کا اور ترقی کا انحصار اس نظام سے منسلک لوگوں اور اس نظام کے قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کرنے پر ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں قانون کی پابندی کی شرح تیسری دنیا یا ترقی پذیر ممالک سے بہت زیادہ ہے اور ان ممالک کی ترقی کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ عموماً چاہے بڑا آدمی ہو یا افسر ہو اگر ایک دفعہ اس کی غلطی باہر نکل گئی تو پھر اتنا شور پڑتا ہے کہ اس کو اس غلطی کے نتائج بہر حال بھگتنے پڑتے ہیں اور اپنی اس غلطی کی جو بھی سزا ہے اس کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ غریب ممالک میں یا آج کل جو ٹرم (Term) ہے تیسری دنیا کے ممالک میں آپ دیکھیں گے کہ اگر کوئی غلط بات ہے تو اس پر اس حد تک پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ احساس ندامت اور شرمندگی بھی ختم ہو جاتا ہے اور نتیجۃً ایسی باتیں ہی پھر ملکی ترقی میں روک بنتی ہیں۔ تو اگر دنیاوی نظام میں قانون کی پابندی کی اس حد تک، اس شدت سے ضرورت ہے تو روحانی نظام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہوا نظام ہے اس میں کس حد تک اس پابندی کی ضرورت ہوگی اور کس حد تک اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہر حال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ، انبیاء کے ذریعہ پہنچے اور اسلام میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یاد رکھیں شیطان راستہ میں بیٹھا ہے۔ ہمیشہ آپ کو ورغلاتا رہے گا لیکن اس آیت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۔اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ (سورة البقره:۲۰۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: ”اے مومنو! تم سارے کے سارے پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر کامل طور پر رکھ لو۔ یا اے مسلمانو! تم اطاعت اور فرمانبرداری کی ساری راہیں اختیار کرو اور کوئی بھی حکم ترک نہ کرو۔ اس آیت میں کَآفَّةً، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا بھی حال ہو سکتا ہے اور اَلسِّلْم کا بھی۔ پہلی صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی تمہارا کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اطاعت اور فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا نہ ہو۔ یا جس میں بغاوت اور نشوز کے آثار پائے جاتے ہوں۔ دوسری صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم پورے کا پورا اسلام قبول کرو۔ یعنی اس کا کوئی حکم ایسا نہ ہو جس پر تمہارا عمل نہ ہو۔ یہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوؤں تمام خواہشوں اور تمام امنگوں کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دے اور ایسا نہ کرے کہ جو اپنی مرضی ہو وہ تو کرے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے۔ یعنی اگر شریعت اس کو حق دلاتی ہو تو کہے میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے اور ملکی قانون نہ دلوائے تو کہے کہ ملکی قانون کی رو سے فیصلہ ہونا چاہئے۔ یہ طریق حقیقی ایمان کے بالکل منافی ہے۔ چونکہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ مسلمانوں میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو قومی ترقی اور رفاہیت کے دور میں فتنہ وفساد پر اتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری پہلی حالت کیا تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں کیا کچھ عطا کر دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اول ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کرو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجالاؤ۔ اور صفات الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔“

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۵۶،۴۵۷)

یہاں ان ممالک میں جہاں اسلامی قوانین لاگو نہیں، یہ بات دیکھنے میں آتی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ نہ ہو کہ تمہارے مدنظر صرف اور صرف اپنا ذاتی مفاد ہو۔ لڑائی جھگڑے کی صورت میں جہاں دیکھتے ہیں کہ شریعت بہتر حق دلا سکتی ہے تو فوراً جماعت میں درخواست دیتے ہیں کہ ہمارا فیصلہ جماعت کرے۔ اور جہاں ملکی قانون کے تحت فائدہ نظر آتا ہو تو بغیر جماعت سے پوچھے ملکی عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور جماعت کی بات کسی طرح ماننے پر راضی نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت ان کے سر پر شیطان سوار ہوتا ہے اور اگر ملکی قانون ان کے خلاف فیصلہ دے دے تو پھر واپس نظام جماعت کے پاس دوڑے آتے ہیں کہ ہم غلط فہمی کی وجہ سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے ملکی عدالت میں چلے گئے تھے، ہمیں معاف کر دیا جائے۔ اب جو نظام کہے گا ہمیں قابل قبول ہوگا۔ تو یاد رکھیں اب واپس آنے کا مقصد نظام جماعت کی اطاعت اور محبت نہیں ہے بلکہ یہ کوشش ہے کہ شاید ہمارا داؤ چل جائے اور صدر یا امیر یا قاضی کو کسی طرح ہم قائل کر لیں اور اپنے حق میں فیصلہ کروالیں۔ **تو اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب ایک دفعہ نظام جماعت چھوڑ کر آپ اپنے فیصلوں کے لئے ملکی عدالتوں میں چلے گئے اور بغیر اجازت نظام جماعت کے چلے گئے یا نظام پر دباؤ ڈالا کہ ہم نے جماعت کے اندر فیصلہ نہیں کروانا ہمیں بہر حال اجازت دی جائے کہ ہم ملکی قانون کے مطابق فیصلہ کروائیں۔ پھر ایسے لوگوں کا کبھی بھی جب کوئی معاملہ ہو تو نظام جماعت نہیں سنے گا۔ پھر وہ کبھی اپنے معاملے جماعت کے پاس نہ لائیں۔** اور جب ایسے لوگوں کے معاملے نظام جماعت لینے سے انکار کرتا ہے تو پھر ایسے لوگ سیکرٹری امور عامہ، صدر یا امیر کے خلاف شکایات کرنا شروع کر دیتے ہیں، اعتراض شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ ہمارے جھگڑوں کو نمٹانے میں تعاون نہیں کرتے۔ خلیفۂ وقت کو بھی لمبے لمبے خط لکھے جاتے ہیں اور وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ تو یہ سب شیطانی خیال ہیں۔ وہ تمہارے دل میں پہلے وسوسہ ڈالتا ہے، کہ دیکھو اپنا معاملہ جماعت میں نہ لے کے جانا۔ دوسرے فریق کے تعلقات عہدیداران سے زیادہ ہیں وہ تمہارے خلاف فیصلہ کروالے گا اور اپنے حق میں فیصلہ کروا

سے گا۔ تو پھر ایک دفعہ شیطان کی گرفت میں آنے کے بعد پھر باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے اور ایک چکر شروع ہو جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دلوں میں داغ پیدا کرتا رہتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اے ایمان والو! خدا کی راہ میں گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلداول صفحہ ۲۹۸ ۔سورۃ البقرہ آیت ۲۰۹)

تو ایک تو یہ وجہ ہے کہ ذاتی جھگڑوں کی وجہ سے چاہے نظام جماعت سے فیصلہ کروایا جارہا ہے یا نہیں کروایا جارہا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ لوگ ہیں جو تمہیں بدی کی تعلیم دیتے ہیں، بدخیالات دل میں پیدا کرتے ہیں، نظام کے خلاف ابھارتے ہیں ان کی وجہ سے تم شیطان کے چکر میں آجاتے ہو۔ تو وہ چکر یہی ہے کہ چاہے ملکی عدالت میں جھگڑوں کی صورت میں جائیں یا نظام جماعت سے اپنے معاملات کا فیصلہ کروانے کی کوشش کریں۔ کوئی نہ کوئی فریق جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے جماعتی عہدیداران کو ملوث کر کے اس کے خلاف ہو جاتا ہے اور پھر نظام پر بدظنی شروع ہو جاتی ہے اور اس کے خلاف اظہار شروع ہو جاتا ہے۔ تو عملاً ایسے لوگ اپنے آپ کو نظام جماعت سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر وہ نہ اِدھر کے رہتے ہیں نہ اُدھر کے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس حدیث کو ہم سب کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے اور وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (صحیح مسلم کتاب الامارہ. باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن وتحذير الدعاة الى الكفر)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعة)

تو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ جو بھی صورت حال ہو ہمیشہ صبر کرنا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ صبر ہمیشہ حق تلفی کے احساس پر ہی انسان کو ہوتا ہے۔ اب یہاں احساس کا لفظ مَیں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ اکثر جس کے خلاف فیصلہ ہو اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہوا ہے اور میرا حق بنتا تھا۔ تو یہ خیال دل سے نکال دیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک سارا نظام جو ہے غلط فیصلے کرتا چلا جائے اور یہ بدظنی پھر خلیفۂ وقت تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر ہر احمدی کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رہے کہ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (سورة النساء آيت ٦٠)۔ اس کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُو الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تو سوائے اس کے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جہاں واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کے لئے تمہیں کہا جائے، اللہ اور رسول کی اطاعت اسی میں ہے کہ نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو، ان کے حکموں کو، ان کے فیصلوں کو مانو۔ اگر یہ فیصلے غلط ہیں تو اللہ تمہیں صبر کا اجر دے گا۔ کیونکہ تم یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر معاملہ چھوڑ دو۔ تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔ تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اُس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر مَیں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ آپ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔


سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ
کے دور مبارک کی آخری تحریک
غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کیلئے
مریم شادی فنڈ
کیا آپ نے اس میں حصہ لیا ہے اگر نہیں تو آج ہی اپنی جماعت کے سیکرٹری مال سے رجوع کریں۔ جزاکم اللہ۔
ناظر بیت المال آمد قادیان



نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۲۴۶ تا ۲۴۸. زیر سورۃ النساء آیت ۶۰)

اطاعت کے بارہ میں کچھ احادیث پیش کرتا ہوں۔

حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہے کہ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی دی۔ اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مَیں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مَیں نے کہا پھر اس کے بعد برائی۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ مَیں نے کہا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے۔ میری سنت پر نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔ مَیں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس وقت مَیں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو حاکم کی بات کو سن اور مان خواہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے۔ پس تُو اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔ (صحیح مسلم کتاب الامارہ. باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن وتحذير الدعاة الى الكفر)

تو اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ظلم کی حد تک بھی تمہارے ساتھ تمہارے عہدیداران کی طرف سے سلوک ہو رہا ہے تب بھی تم ان کی اطاعت کئے جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے اطاعت کو اتنی اہمیت دی تھی کہ مختلف زاویوں سے امت کو اس بارہ میں سمجھاتے رہے۔

چند احادیث ہیں:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب السمع والطاعة للامام مالم تكن معصية)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارة باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارة)

پھر حضرت عبادہ بن ولید اپنے دادا کی روایت اپنے والد کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے سننے اور بات ماننے کی بنیاد پر بیعت کی تھی۔ تنگی اور راحت اور خوشی اور ناخوشی میں خواہ ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس بنیاد پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے۔ اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارہ. باب وجوب طاعة الامراء فی غير معصية وتحريمها فی المعصية)

تو آنحضرت ﷺ سے زیادہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے والا کون تھا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حق کا نہ خیال رکھا جائے تب بھی ہم اطاعت کریں گے۔ لیکن یہاں کچھ اصول بدل رہے ہیں۔ حالانکہ تمام صحابہ اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپ ﷺ حق سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے تھے اور آپؐ کے متعلق تو یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ آپؐ کسی کے حق کا خیال نہیں رکھیں گے۔ لیکن کیونکہ یہاں نظام جماعت کی بات ہو رہی ہے جس میں اس کے ماننے والوں کا اطاعت سے باہر رہنے کا ادنیٰ سا تصور بھی برداشت نہیں ہو سکتا اس لئے یہ عہد لیا جا رہا ہے کہ ہم ہر حالت میں چاہے ہمارے حقوق کا نہ بھی خیال رکھا جا رہا ہو ہم مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ سے اس عہد بیعت کو نبھائیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کسی کا حق مار رہے ہیں بلکہ اب جب جماعتی زندگی کا معاملہ آئے گا تو حق کے معیار بدلنے چاہئیں۔ اب تم اپنی ذات کے بارہ میں نہ سوچو بلکہ جماعت کے بارہ میں سوچو۔ اور اپنے ذاتی حقوق خود خوشی سے چھوڑ دو۔ اور جماعتی حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ یہاں وہی مضمون ہے کہ اعلیٰ چیز کے لئے ادنیٰ چیز کو قربان کرو۔ پھر جو ہمارا عہدیدار یا امیر مقرر ہو گیا اب اس کی اطاعت تمہارا فرض ہے۔ اس کی اطاعت کریں اور یہ سوال نہ اٹھائیں کہ یہ کیوں بنایا گیا۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ برادریاں لعن طعن کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان کے اس کے ساتھ یہ یہ مسئلے تھے اور تم اس کی اطاعت کر رہے ہو۔ تو اللہ کی خاطر اس لعنت ملامت سے بالکل نہیں ڈرنا۔ یہ ہے ایک اعلیٰ اور مضبوط نظام جو آنحضرت ﷺ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: قرآن جس کو اطاعت کہتا ہے وہ نظام اور ضبط نفس کا نام ہے یعنی کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انفرادی آزادی کو قومی مفاد کے مقابلہ میں پیش کر سکے۔ یہ ہے ضبط نفس اور یہ ہے نظام۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۶)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ خواہ وہ امر اس کو پسند ہو یا ناپسند۔ یہاں تک کہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے۔ اور اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الأحکام)

تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ شریعت کے واضح احکام کی خلاف ورزی ہو۔ ہر حال میں اطاعت ضروری ہے اور اس حدیث میں بھی یہی ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تم گھر بیٹھے فیصلہ نہ کر لو کہ یہ حکم شریعت کے خلاف ہے اور یہ حکم نہیں۔ ہو سکتا ہے تم جس بات کو جس طرح سمجھ رہے ہو وہ اس طرح نہ ہو۔ کیونکہ الفاظ یہ ہیں کہ معصیت کا حکم دے، گناہ کا حکم دے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ کوئی ایسا شخص عہدیدار بن ہی نہیں سکتا جو اس حد تک گر جائے اور ایسے احکام دے۔ تو بات صرف اس حکم کو سمجھنے، اس کی تشریح کی رہ گئی۔ تو پہلے تو خود اس عہدیدار کو توجہ دلاؤ۔ اگر نہیں مانتا تو اس سے بالا جو عہدیدار ہے، افسر ہے، امیر ہے، اس تک پہنچاؤ۔ اور پھر خلیفۂ وقت کو پہنچاؤ۔ لیکن اگر یہ تمہارے نزدیک برائی ہے تو پھر تمہیں یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ باہر اس کا ذکر کرتے پھرو۔ کیونکہ برائی کو تو وہیں روک دینے کا حکم ہے۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ نظام بالا تک پہنچاؤ اور اس کا فیصلے کا انتظار کرو۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"یہ جو امارت اور خلافت کی اطاعت کرنے پر اس قدر زور دیا گیا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ امیر یا خلیفہ کا ہر ایک معاملہ میں فیصلہ صحیح ہوتا ہے۔ کئی دفعہ کسی معاملہ میں وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ تو جب رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مَیں بھی غلطی کر سکتا ہوں تو پھر خلیفہ یا امیر کی کیا طاقت ہے کہ کہے مَیں کبھی کسی امر میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خلیفہ بھی غلطی کر سکتا ہے لیکن باوجود اُس کے اُس کی اطاعت کرنی لازمی ہے ورنہ سخت فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ وفد بھیجنا ہے۔ خلیفہ کہتا ہے کہ بھیجنا ضروری ہے لیکن ایک شخص کے نزدیک ضروری نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فی الواقع ضروری نہ ہو لیکن اگر اس کو اجازت ہو کہ وہ خلیفہ کی رائے نہ مانے تو اس طرح انتظام ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ تو انتظام کے قیام اور درستی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنی رائے پر زور نہ دیا جائے۔ جہاں کی جماعت کا کوئی امیر مقرر ہو وہ اگر دوسروں کی رائے کو مفید نہیں سمجھتا تو انہیں چاہئے کہ اپنی رائے کو چھوڑ دیں۔ اسی طرح جہاں انجمن ہو وہاں کے لوگوں کو سیکرٹری کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر ہی اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے سیکرٹری یا امیر کی


تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَدُّوا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ
تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسے سمجھانا چاہئے لیکن اگر وہ اپنی رائے پر قائم رہے تو دوسروں کو اپنی رائے چھوڑ دینی چاہئے۔ کیونکہ رائے کا چھوڑ دینا فتنہ پیدا کرنے کے مقابلہ میں بہت ضروری ہے“۔

اطاعت امیر کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے مختلف ارشادات سنے ہیں۔ لیکن ایک یہ حدیث ہے جو مزید خوف دلوں میں پیدا کرتی ہے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یہ باتیں ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئیں۔ کہ اطاعت امیر کس قدر ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم 'کتاب الامارة' باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة)

تو کون ہے ہم میں سے جو یہ پسند کرتا ہو کہ ہم آنحضرت ﷺ کے دائرہ اطاعت سے باہر نکلیں۔ کوئی احمدی یہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پس جب یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا تو پھر عہدیداران کی، امراء کی اطاعت خالصتاً للہ اپنے اوپر واجب کرلیں۔ اور اگر نظام جماعت پر حرف آتے ہوئے دیکھیں تو آپ کے لئے راستہ کھلا ہے خلیفۂ وقت تک بات پہنچائیں اور مناسب ہے کہ اس عہدیدار کے ذریعہ سے ہی بھجوائیں۔ بغیر نام کے شکایت پر غور نہیں ہوتا۔ اگر اصلاح چاہتے ہیں تو کھل کر سامنے آنا چاہئے۔ لیکن یاد رکھیں! آپ کو یہ قطعاً اجازت نہیں ہے کہ کسی بھی عہدیدار کی نافرمانی کریں۔ اگر کوئی ایسی صورت ہے تو پھر حدیث کی روشنی میں آپ عہدیدار سے عدم تعاون کرکے، ان کی نافرمانی کرکے، خلیفہ وقت کی نافرمانی کررہے ہیں۔ اور پھر یہ سلسلہ اوپر تک بڑھتا چلا جائے گا۔ پس ہر ایک کی بقا اسی میں ہے کہ وہ اس عہد پر قائم رہے کہ وہ ہر قربانی کے لئے تیار رہے گا۔

اس کے بعد اب مَیں مختصراً، آج جلسے کا آغاز بھی ہے انشاءاللہ، تو اس سلسلہ میں بعض دعائیں پیش کروں گا جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں۔ جہاں آپ نے بہت ساری دعائیں کی ہیں ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے، وہاں آپ شامل ہونے والوں سے آپؑ نے کچھ توقعات بھی رکھی ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو عام دنیاوی میلوں کی طرح نہ سمجھو کہ اکٹھے ہوئے، ٹولیاں بنائیں، بیٹھے، اپنی مجلسیں جمائیں۔ جلسے کی کارروائی کے دوران بہر حال سب کو سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ میں جہاں جلسہ کے پروگرام ہو رہے ہیں، اس ہال میں، یہاں بیٹھنا چاہئے اور تمام کارروائی کو سننا چاہئے۔ انتظامیہ بھی اس بات کا خیال رکھے کہ نرمی اور پیار سے تمام شاملین کو اس طرف توجہ دلائے اور آنے والوں کا بھی کام ہے کہ انتظامیہ سے اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ ان کے کہنے کا برا نہ مانیں اور جو بھی انتظام ہے اس کی پوری پوری اطاعت کریں کیونکہ یہ بھی اطاعت نظام کا ایک حصہ ہے اور آج سے ہی، ابھی آپ کی طرف سے اظہار سے پتہ لگنا شروع ہو جائے گا کہ کون کس حد تک اطاعت گزار ہے۔ خاص طور پر عورتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ جلسہ سننے آئی ہیں، محفلیں جمانے کے لئے نہیں، نہ ہی دنیاداری کی باتیں کرنے۔ یہی دن ہوتے ہیں جن میں اصلاح نفس کا موقع ملتا ہے۔ تو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پھر جن خواتین کے چھوٹے بچے ہیں، وہ جہاں بھی ان کا انتظام ہے، مارکی لگی ہوئی ہے اس کے آخر پر بیٹھیں تا کہ بچوں کی وجہ سے دوسروں کو پروگرام سننے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ وہ آسانی سے اور سہولت سے تمام پروگرام سن سکیں۔ پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچوں والیوں کو بچوں کی ضرورت کے وقت اٹھنا پڑتا ہے، باہر جانے میں بھی آسانی رہے۔ تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان تین دنوں میں آپ لوگ یہ ثابت کردیں گے کہ محض للہ آپ اپنی زندگی گزارنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں جو آپ نے اس موقع کے لئے کیں، پڑھتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں جماعت کے لئے دعا کرتے ہوئے:

”ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرمادے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین“۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں اور اس کے علاوہ وہ تمام دعائیں جو آپؑ نے اپنی پیاری جماعت کے لئے کیں ان سب کا وارث بنائے۔ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ ہمیں ہر قسم کے شرک سے پاک کردے، اپنی کامل فرمانبرداری میں رکھے، اور اس جلسہ کے تمام برکات سے فیضیاب فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر ہم پر ہمیشہ تانے رکھے۔ آمین

❀❀❀ ❀❀❀ ❀❀❀

## تقریب شادی

مورخہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۳ء کو مکرم خالد محمود حیات صاحب آف مانچسٹر لنڈن کی تقریب شادی خانہ آبادی منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دُعا کرائی بعدۂ بارات مکرم مظفر اقبال صاحب چیمہ نائب ناظم وقفِ جدید کے مکان واقع بیوت الحمد کالونی روانہ ہوئی جہاں ان کی دختر امۃ الشکور عاشی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۳ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو بعد نماز عشاء احمدیہ گراؤنڈ میں مکرم خالد محمود حیات صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کی گئی۔ جس میں جملہ اہالیان قادیان نے شرکت کی۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم خالد محمود حیات صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر ایک ہزار روپے اعانت بدر ادا کیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ (مینیجر بدر)

## تقریب رخصتانہ

مکرم شفیق احمد صاحب سندھی ساکن قادیان کی بیٹی عزیزہ امۃ الحیٔ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۵-۱۰-۰۳ کو عمل میں آئی یاد رہے عزیزہ کا نکاح دو سال قبل جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عزیز عطاء الغفار صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب ساکن قادیان کے ساتھ ہوا تھا۔ رخصتی کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دُعا کرائی۔

رشتہ کے ہر جہت سے دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

## اعلان نکاح

خاکسار نے ۱۹-۱۰-۰۳ کو محمد نوشاد احمد قادری ولد سید ظہیر الدین قادری (مرحوم) ساکن، باغ ملی، ضلع حاجی پور۔ (بہار) کا نکاح عزیزہ انجمن آرہ بنت شیخ ناصر علی۔ ساکن برہ پورہ ضلع بھاگلپور بہار کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (سید محمد آفاق احمد معلم وقفِ جدید بیرون بانکا سرکل بھاگلپور بہار)


**DO YOU HAVE WHAT IT TAKES?**
**TO BE A PART OF A WORLD CLASS DEVELOPMENT TEAM?**

Equalsoft Solutions, a subsidiary of V-Empower Inc. is a company that is into state-of-the-art web and software development. We are looking for the following professionals to join our team at Hyderabad.

**1) Security Analyst/Security Consultant (Code: SA/SC)**
Looking for people with overview on security concepts and writing secure code for Web applications using Microsoft technology. With overview of whole Microsoft platform, with specialization in ASP, COM+, MTS, ASP.NET, VB.NET, SQL Server 2K, Active Directory Services, IIS Administration. An overall knowledge of project management skills would be added advantage.

**2) Electrical Engineer (Code: EE)**
Prominent US law firm is looking for Electrical Engineer with Masters and Doctorate with 4 to 8 years of experience with a background in semiconductors, communications of control systems, Ideal candidate should have excellent written English skills. The job will entail writing parents for Fortune 500 and leading startup companies in USA and elsewhere.

**3) Graphic Designer / Web Designer (Code: GD/WD)**
Should have an excellent knowledge of Photoshop, Flash, Proficient in HTML, Dreamweaver Ultradev, JavaScript, CSS and XML having 2-4 years of experience. Hands on experience with other multimedia and design tools. Should be excellent in Designing and visualizing website Designs and Templates.

**4) Web Developer / Programmer (Code: WD/P)**
MCA, B.E, B.Tech Computers with 2-3 years of experience of working on ASP, ASP.net, VB.net, Perl, PHP, HTML, XSLT InterDev, DHTML, JavaScript, FrontPage 2000, Dreamweaver. Experience with enterprise implementation and support of HTTP/HTTPS, IIS, databases (MS Sql Server 2000, Ms-Access, Oracle).

**5) Writer / Researcher (Code: W/R)**
Strong Interest in U.S. Presidential Politics/U.S. Domestic Policy. PhD in International Politics. Excellent Research / Written Skills.

**6) Human Resource (Part Time) (Code: HR)**
MBA Human Resource with 2-3 years of experience in Software Company. Should handle independently the core HR areas like Recruitment, Performance Appraisal, and Motivating, Counseling Employees.

Candidates can post a soft copy of their latest resume with reference code as subject on or before 30th November 2003 to
**hannan@v-empower.com**

# حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا مبارک دورِ خلافت اور ایم-ٹی-اے

## مائدہ اور ڈش ایک دلچسپ تشریح

(مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگرال کیرلہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کا دور احمدیت کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مبارک دور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سے عظیم الشان نشانات ظاہر ہوئے جن کا شمار ممکن نہیں۔ ان عظیم نشانوں میں سے ایک بڑا نشان مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا اجراء ہے۔ جو اب خدا کے فضل سے چوبیس گھنٹے تمام براعظموں میں اپنی برکات تقسیم کر رہا ہے۔

یہاں پر MTA کا صرف ایک پہلو بیان کرنا مقصود ہے۔ جس کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آپ کے سامنے ایک عجیب مطالبہ پیش کیا، وہ مطالبہ یہ تھا۔

''جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ کیا تیرا رب اس بات پر قادر ہے کہ وہ ہمارے لئے آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) ایک مائدہ اتارے۔ اس پر عیسیٰ نے کہا کہ اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو''۔

''انہوں نے (یعنی حواریوں نے) کہا کہ ہم چاہتے ہیں اس (مائدہ) میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہمیں یقین ہو جائے کہ تو نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم اس کے بارے میں گواہی دینے کے قابل ہو جائیں'' (۵:۱۱۴)

''(اس پر) عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) مائدہ نازل فرما جو ہمارے اولین کیلئے عید کا موجب ہو اور آخرین کیلئے بھی عید کا موجب ہو اور (یہ) تیری طرف سے ایک نشان ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے'' (۵:۱۱۵)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ایسا (مائدہ) تم پر یقیناً نازل کروں گا پس جو کوئی بھی تم میں سے اس کے (نازل ہونے کے بعد) ناشکری کریگا تو میں ایسا عذاب دونگا کہ دنیا میں کسی اور (قوم) کو ایسا عذاب نہ دونگا'' (۵:۱۱۶)

چنانچہ مائدہ من السماء یعنی کھانوں سے بھرا ہوا خوان آسمان سے نازل ہونے کی پیشگوئی کئی رنگ میں پوری ہوئی اور اس کے نتیجہ میں مسیحی دنیا کو جو رزق اور ترقیات حاصل ہوئیں وہ دنیا کے سامنے ہے۔

اور آج خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں حواریوں کی اس دعا کو M.T.A. کے رنگ میں دوبارہ پورا فرمایا ہے۔ چنانچہ آسمان سے کھانوں سے بھرا ہوا مائدہ MTA سے مکمل طور پر میل کھاتا ہے چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے ترجمۃ القرآن کلاس درس القرآن، مجلس عرفان، خطبات جمعہ، معرکۃ الآراء خطابات، لقاء مع العرب، ہومیوپیتھی کلاس، اردو کلاس، چلڈرنز کلاسز، خطبات عیدین، طبی معلومات پر مشتمل پروگرام، عالمی بیعت کا نظارہ یہ سب پروگرام جو دوسرے عام T.V. پروگرام سے ہٹ کر دنیا کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں وہ حقیقتاً مائدۃ من السماء ہی ہیں۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے جسمانی نزول تو عقلاً ممکن نہیں مگر ان کا روحانی نزول اور آپ کی دعا کے نتیجہ میں روحانی مائدہ کا نزول ایم ٹی اے کی شکل میں آسمان سے ہو رہا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے تک سٹلائٹ چینلوں کا تصور بھی دنیا میں موجود نہیں تھا۔ پھر اچانک ڈش انٹینا کا سسٹم زور پکڑتا چلا گیا اور اب تو یہ دنیا کا Powerful Media بن چکا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ انگریزی زبان میں مائدہ کا لفظی ترجمہ Dish ہی ہے۔ اور ڈش انٹینا کے ذریعہ ہی یہ پروگرام دیکھے جا سکتے ہیں۔

جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے وہ مذکورہ بالا آیت کا ایک ایک لفظ مسلم احمدیہ ٹیلی ویژن پر پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ یہاں جو عید کا لفظ اس آیت میں مذکور ہے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہر روز احمدی جس اشتیاق اور بے چینی سے ایم ٹی اے کے پروگرام کا انتظار کرتے ہیں اس پر عید کا لفظ ہی بولا جانا چاہئے۔ پھر لفظ عید کے معنی بار بار لوٹ کر آنے کے بھی ہیں اور جس طرح ایم ٹی اے کے پروگرام افادیت کی غرض سے بار بار دہرا کر پیش کئے جاتے ہیں کوئی اور TV کا پروگرام اس طرح پیش نہیں کیا جاتا۔ اور وہ بھی نہ صرف ایک زبان میں بلکہ مختلف زبانوں میں بھی۔

اور اس آیت میں لاولنا و آخرنا کے الفاظ قابل توجہ ہیں۔ کیوں کہ MTA کے اوّل مخاطب بھی اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور بعد میں آنے والے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور سالہا سال بعد میں آنے والے بھی ایم ٹی اے کے ریکارڈ شدہ پروگرام سے فائدہ اٹھائیں گے اور ان کیلئے بھی یہ عید کا موجب بنتا رہے گا انشاء اللہ۔

اور اس کے آیۃ منک (یعنی خدا کی طرف سے ایک نشان) ہونے میں کوئی شبہ کی گنجائش ہے ہی نہیں کیوں کہ ایم ٹی اے کا وجود ابتداء سے لیکر اب تک خدا کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ کسی مسلمان حکومت کو بھی آج تک اس بات کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ MTA جیسا کوئی دینی پروگرام دنیا کے سامنے پیش کر سکے جس کا مقصد محض خدمتِ اسلام اور تبلیغ اسلام ہو۔ اور جسمیں خلیفہ وقت کی براہ راست نگرانی میں اور اس کے ارشادات کی روشنی میں داعیان الی اللہ تیار ہو رہے ہوں۔

ایک مرتبہ حضور رحمہ اللہ نے ایک خطبہ میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا تھا کہ کس طرح MTA کے چوبیس گھنٹے نشر ہونے والے پروگرام کے شروع کرنے کی راہ میں رکاوٹیں حائل ہوئیں اور کس طرح خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان مشکلات کو دور فرمایا اور کس کس رنگ میں خدا تعالیٰ MTA کیلئے راہیں ہموار کرتا رہا۔ آپ کے اس خطاب کا ایک ایک لفظ وآیۃ منک یعنی اللہ کی جانب سے ایک نشان ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں خاکسار نے ۱۹۹۶ء میں اس آیت کے بارے میں کسی قدر تفصیل سے خط لکھا۔ جس کے جواب میں حضور رحمہ نے از راہِ شفقت فرمایا:

''پیارے عزیزم صدیق اشرف علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ صحت و لمبی عمر دے۔ ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا استنباط ٹھیک ہے۔ آخرین کے نئے دور کا مائدہ نئی ڈشوں میں اتر رہا ہے۔ اللہ مبارک کرے اور بکثرت سعید روحیں اس سے فیض حاصل کریں''۔

والسلام

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

D662
18-5-96

سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے بارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کسی زمانہ میں ایمان ثریا ستارہ پر بھی چلا جائے تو اہل فارس میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص ایمان کو وہاں سے واپس لائیں گے (بخاری) چنانچہ آج ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کا سلسلہ MTA کے ذریعہ بھی جاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے MTA جاری فرما کر دنیا میں ایک Open یونیورسٹی کی بنیاد ڈال دی ہے جس میں بچوں سے لیکر بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ بھی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ اور جہاں سے مسیح موعود اور مہدی کی آواز اکناف عالم میں گھر گھر سنائی جا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال پہلے کیا خوب فرمایا تھا

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

یعنی آسمان کی آواز سنو جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے مسیح آ گیا۔ مسیح آ گیا۔

قارئین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ بزرگانِ امت کے اقوال میں بھی اس بات کے آثار ملتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ امام مہدی کے نام پر آسمان سے منادی کی جائے گی۔ حضرت امام باقر رحمہ اللہ نے فرمایا

''امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی۔ یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اُٹھے گا''۔

(المھدی الموعود المنتظر عند علماء اھل السنۃ والامامیہ صفحہ ۲۸۲)

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں

''مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے اُس بھائی کو دیکھ لیگا۔ جو مغرب میں ہے۔ اور جو مغرب میں ہے وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہے''۔ (انجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۱۰۱)

پس ہم احمدیوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ اس روحانی مائدہ سے خود بھی بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور دوسروں کو بھی اس کی افادیت سے آگاہ کریں۔ کیوں کہ اس کی ناقدری کی صورت میں عذاب کی وعید بھی بیان کی گئی ہے۔ خدا کرے بکثرت سعید روحیں اس سے فیض حاصل کریں۔ آمین

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212516
رہائش 0092-4524-212300

اُذکروا موتاکم بالخیر

# حالات مکرم عبدالاحد خان صاحب کابلی

## مرحوم درویش قادیان

مرحوم اپنے والد کا نام فتح محمد خان بتایا کرتے تھے۔ ان کا گاؤں کابل سے آٹھ نو میل کے فاصلے پر تھا۔ مرحوم اکثر سنایا کرتے تھے کہ جس دن حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کو سنگسار کر کے شہید کر دیا گیا اس دن میرے بڑے بھائی کی ڈیوٹی دوسرے سپاہیوں کے ہمراہ حضرت شہید مرحوم کی نعش کی حفاظت پر لگی ہوئی تھی۔ ایک وسیع میدان میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کیا گیا تھا۔ اس دن شام کے بعد سخت بارش ہونے لگی اور شدید آندھی آگئی تمام سپاہی میدان چھوڑ کر قریبی برآمدے میں چلے گئے۔ برآمدے کے اندر اسی وقت دوسرے سپاہیوں کے ہمراہ میرے بڑے بھائی صاحب نے بھی یہ نظارہ دیکھا کہ ایک بجلی کا ستون حضرت شہید مرحوم کے سر کے اوپر کے پتھر کے ڈھیر سے نکلا اور آسمان کی طرف اونچا ہونا شروع ہوا۔ اور اسی طرح کا ایک بجلی کا ستون آسمان کی طرف سے حضرت شہید مرحوم کے سر پر اترنا شروع ہوا۔ آخر زمین اور آسمان کے درمیان یہ دونوں بجلی کے ستون مل گئے گویا کہ زمین سے آسمان تک بجلی کا ایک بہت بڑا ستون تیار ہو گیا اور اس وقت بہت زیادہ روشنی پھیل گئی۔ یہ نظارہ تھوڑی دیر رہا مگر اس سے وہاں موجود تمام سپاہیوں کے دل سہم گئے اور وہ بہت ڈر گئے اور کہنے لگ گئے کہ سنگسار کیا جانے والا تو کوئی ولی اللہ اور بزرگ معلوم ہوتا ہے۔

خان عبدالاحد خان صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا، جب سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعودؓ نے ''دعوۃ الامیر'' کتاب لکھی تو اس کا اردو مضمون عام طور پر خان صاحب مرحوم اکر حضرت مولوی غلام احمد خان صاحب احمدی آف اُوچ شریف کو دیتے تھے ان دنوں حضرت مولوی صاحب مہمان خانہ کے ایک خام چوبارہ میں رہائش پذیر تھے وہ فارسی میں ترجمہ کرتے تھے اور پھر حضرت مولانا حکیم عبیداللہ صاحب بسمل اس پر نظر ثانی فرماتے تھے۔ جب یہ کتاب فارسی میں چھپ گئی تو محترم خان صاحب ہی یہ کتاب لیکر کابل تشریف لے گئے اور محمود طرزی صاحب وزیر خارجہ افغانستان کی خدمت میں پیش کی اور انہوں نے وہ کتاب شاہ کابل کی خدمت میں پیش کی اور اس کی اطلاع خان صاحب مرحوم کو مل گئی پھر آپ واپس قادیان تشریف لے آئے۔ مرحوم کے پاس اس کتاب کا اردو مسودہ لمبے عرصہ تک بطور تبرک محفوظ رہا۔

احباب جماعت کو اس بات کا علم ہی ہے کہ خلافت ثانیہ کے ایک دور میں صوبے کے بڑے بڑے انگریز افسران سلسلہ احمدیہ کے خلاف ہوگئے اور اس وجہ سے مختلف جگہوں سے سی آئی ڈی کے کارکنان قادیان آتے رہتے تھے۔ حضرت خان صاحب مرحوم کو اللہ نے یہ ملکہ ودیعت فرمایا ہوا تھا کہ وہ ایسے آدمیوں کو اکثر پہچان لیا کرتے تھے اور پھر اس کی اطلاع متعلقہ محکمہ کو دے دیتے تھے۔ مہمان خانہ کے افسران کو حضرت خان صاحبؒ کی وہاں موجودگی سے نہایت اطمینان رہتا تھا کہ مرحوم بارہ سال کی عمر میں کابل سے اپنے ایک ہم عمر و ہم سبق ساتھی مکرم خان میر خان صاحب افغان (باڈی گارڈ حضرت مصلح موعودؓ) آف ربوہ کے ہمراہ پہلے حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب نیازی مرحوم کے پاس پشاور وارد ہوئے۔ پھر پنڈی جہلم لاہور ہوتے ہوئے 1909ء میں حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے زمانہ خلافت میں قادیان پہنچے اور یہاں عربی کی تعلیم کے حصول میں مشغول ہوگئے اور عربی میں کافی واقفیت حاصل کرلی۔ کچھ عرصہ احمدیہ درزی خانہ میں بھی آپ نے کام سیکھا۔ اکثر فرمایا کرتے کہ میرے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی کفش برداری ہی کافی ہے اور میں ہر وقت حضور کی غلامی کے لئے تیار اور فارغ رہتا ہوں۔

خان صاحب مرحوم حضور کے عاشق تھے۔ نومبر 47ء شروع میں لاہور آئے مگر یہاں آکر قادیان کیلئے پریشان رہے پھر 48ء کے شروع میں قادیان واپس تشریف لے گئے پھر کئی دفعہ عارضی طور پر پاسپورٹ لے کر ربوہ آئے اور جلسہ سالانہ دیکھ کر جاتے رہے جلسہ کے ایام میں نوجوانوں خصوصاً پہرے داروں کو ان کے فرائض کے عمیق پہلوؤں کی طرف توجہ دلاتے اور نصائح کیا کرتے تھے۔ حضرت المصلح الموعودؓ پر جب چاقو سے حملہ ہوا تو سخت افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ خلیفہ وقت تمام جماعت کی امانت ہے۔ افسوس ہے کہ اس امانت کی پوری طرح حفاظت نہ کی گئی۔

جلسہ سالانہ پر حضرت المصلح الموعودؓ کی تقریر کے وقت حضور کے واسطے سٹیج پر قہوے اور چائے کا انتظام خان صاحب مرحوم کے سپرد ہوا کرتا تھا مرحوم اس موقع پر کسی دوسرے کو ہرگز مددگار نہ بنایا کرتے تھے اور جلسہ کے انعقاد سے قبل سپیشل چائے حضرت مولوی غلام رسول صاحب پشاوری مرحوم ریڈر ہائی کورٹ پشاور و دیگر احباب پشاور کے ذریعے منگوالیا کرتے تھے۔ وہ چائے اب تو نایاب ہے بہت ہی عمدہ خوشرنگ اور اعلیٰ خوشبودار ہوا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ تانبے کے برتن کو بڑی احتیاط سے صاف ستھرا رکھتے تھے اور ان برتنوں کو کسی دوسرے موقع پر کبھی کام میں نہ لاتے تھے کوئلہ چینی وغیرہ کا انتظام بھی وافر طور پر کرتے سٹیج پر جب بھی حضور پرنور گلہ صاف کرنے کے لئے چائے طلب فرماتے تو تازہ چائے تیار کر کے پیش کر دیتے تھے۔ حضور خود تو ایک آدھ گھونٹ ہی لیتے بقیہ دوسرے احباب میں تقسیم ہو جاتی تھی اور یہ سارا کام بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی نگرانی میں ہوا کرتا تھا۔ خان صاحب مرحوم اپنے فرض کی ادائیگی میں بہت ہی چست تھے۔ حالانکہ وجود بھاری بھرکم تھا۔ کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ جلسہ کے بعد اس ڈیوٹی کے خیر و خوبی سے ادا ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا خاص شکر ادا کرتے اور نوافل پڑھا کرتے تھے اور بہت خوش ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

خان صاحب مرحوم کی شادی کے واسطے تقسیم ملک سے قبل حضور نے کئی دفعہ مختلف احباب سے فرمایا مگر شادی نہ ہو سکی۔ بڑھاپے میں آپ کو قادیان کی درویشی نصیب ہوئی تو اس وقت حضور المصلح الموعودؓ کی خاص توجہ کے تحت حضرت بابا نواب الدین صاحب مرحوم مہاجر شیندرہ ریاست پونچھ (مؤذن مسجد دارالفضل قادیان جو بڑے بلند قامت اور نہایت بلند آواز والے تھے) کے ایک رشتہ دار کے ہاں رشتہ ہوا مگر افسوس کہ مرحوم کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل مرحوم کی بینائی جاتی رہی اور پھر وفات سے قبل دیگر عوارض میں مبتلا ہوگئے۔ مرحوم نے آنکھوں کی تکلیف اور بیماری کے زمانہ کو نہایت صبر اور شکر سے گذارا۔ آنکھوں کے آپریشن کے لئے کوشش کی گئی مگر خان صاحب نہ مانے اور کہا کہ اب اس فانی جسم پر سلسلہ کا روپیہ خواہ مخواہ برباد کرنے کی ضرورت نہیں ہے بیماری سے پہلے اور بیماری کے بعد تا وفات مرحوم کی اہلیہ نے اور ان کے نسبتی بھائیوں نے جس اخلاص اور محبت سے خان صاحب کی خدمت کی ہے اسی طرح درویش برادری نے جس اخوت کا ثبوت دیا اور مرحوم کی خدمت کی ہے اس کیلئے جماعت کی طرف سے وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ خان صاحب مرحوم کے ذکر سے ...... قادیان کے اس دور کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جب کہ خان صاحب کے حجرہ کے متصل حضرت بزرگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاگرد خاص حضرت شہید مرحوم کا حجرہ دوسرے احباب کے علاوہ افغان احمدی احباب کیلئے مرجع خلائق کا رنگ رکھتا تھا۔ حضرت بزرگ صاحب کے پاس بہت سے احباب ہر روز آیا کرتے تھے حجرہ میں جگہ کی قلت تھی اس وجہ سے بعض دوست عبدالاحد خان صاحب مرحوم کے حجرہ میں بھی جایا کرتے تھے اور بہت ہی علمی اور روحانی وہ محفل ہوا کرتی تھی۔ بزرگان سلسلہ میں سے بھی اکثر حضرت خان صاحب کے حجرہ میں چائے نوش کیا کرتے تھے خان صاحب مرحوم کی وفات ۲ر اگست 68 بروز جمعہ بوقت ۲ بجکر دس منٹ پر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ خان صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

(ماخوذ از الفضل ۹ر ستمبر ۱۹۶۸ء مضمون مرتبہ محمد یٰسین صاحب سابق ممبر لنگر خانہ قادیان)

((مرسلہ منظور احمد پونچھی کارکن دفتر بدر برادرِ نسبتی مکرم عبدالاحد خان صاحب مرحوم)

---

بقیہ صفحہ (15)

دیا گیا تھا۔ وہ پہلی خاتون جج تھی مگر 1979 میں عدلیہ نے اسے اپنے عہدہ سے برطرف کر دیا تھا اور دلیل یہ دی تھی کہ مستورات بہت جذباتی ہوتی ہیں اس لئے ایسے عہدے ان کو نہیں دیئے جا سکتے۔ مگر آجکل ایران میں عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ ہو رہی ہے اور اس وقت ایران کی نیشنل اسمبلی کی 270 سیٹوں میں 14 سیٹیں مستورات کے پاس ہیں۔

شیریں عبادی کو انعام ملنے پر ملک کے اندر اور باہر کئی قسم کا ردعمل دیکھنے میں آیا ہے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ شیریں عبادی کا نوبل انعام حاصل کرنا ان تمام لوگوں کے لئے جو ناانصافیوں کے خلاف سرگرم عمل ہیں ایک خوش آئند خبر ہے۔ مگر ایران کے بعض مذہبی راہنما شیریں کے اس اعزاز سے خوش نہیں وہ اسے ایران کی گھریلو سیاست میں مداخلت کا شاخسانہ سمجھتے ہیں۔ روزنامہ ٹائمز لندن اپنی 11 اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ نوبل کمیٹی کے شیریں عبادی کو انعام دینے سے رومن کیتھولک کیمپ میں مایوسی پھیل گئی ہے کیونکہ پوپ جان پال بھی نوبل پرائز کے امیدوار تھے۔ چرچ کے ایک لیڈر Lech Walesa نے کہا کہ پوپ اپنی عمر کے آخری حصہ میں ہیں۔ یہ انکی زندگی کا آخری موقع معلوم ہوتا تھا۔ مجھے اس ایرانی عورت سے کوئی دشمنی نہیں مگر میرے خیال میں اس انعام کے سب سے زیادہ حقدار پوپ جان پال ہی تھے۔

## دورِ خلافت رابعہ سے متعلق

# میری حسین یادیں

قسط:10

خاکسار کو حضور رحمہٗ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات کا شرف اپریل ۸۴ء میں ربوہ میں نصیب ہوا۔ ملاقات کے چند دن بعد ہی حضورؒ پاکستان میں حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے انگلینڈ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد ۱۹۸۷ء کے جلسہ سالانہ لندن میں خاکسار کو بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اور وہاں بھی ملاقات کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے فراہم فرمایا۔

۱۹۸۸ء میں خاکسار ہجرت کر کے جرمنی آگیا۔ صد سالہ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر خدا تعالیٰ نے خاکسار کو ناصر باغ جرمنی میں جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں ایک ماہ تک وقفِ عارضی کی توفیق عطا فرمائی اور ساتھ ہی حضورؒ سے ملاقات کی سعادت بھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے جرمنی کے ہر سالانہ جلسہ یا اجتماع پر خدمت کی توفیق دی اور ہر مرتبہ حضورؒ سے ملاقات یا مصافحہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ۔

خاکسار جرمنی میں سیاسی پناہ گزیں کے طور پر مقیم تھا۔ اس سلسلے میں خاکسار حضورؒ کی خدمت میں اکثر دعائیہ خطوط بھیجتا تھا۔ جن کا جواب دعائیہ جوابوں کی صورت میں خاکسار کو ملتا تھا۔ اس کے علاوہ حضورؒ خاکسار کے والد سکندر خان درویش مرحوم ساکن قادیان کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے بھی شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ جب جرمنی میں خاکسار کا اسائلم کیس نامنظور ہوا تو پریشانی میں حضورؒ کو دُعا کا خط لکھا تو جواب ملا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ فضل فرمائے گا اور آپ واپس نہیں جائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے رہنے کے سامان فرمائے گا۔

خاکسار ۱۹۹۵ء میں جرمنی چھوڑ کر بیلجئم میں مقیم ہو گیا۔ مگر ۱۹۹۷ء میں یہاں بھی کیس خراب ہوا تو حضورؒ کا پُر شفقت خط آیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے یہاں رہنے کیلئے ایمیگریشن کے سامان فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور ۲۰۰۰ء میں اللہ تعالیٰ نے ایمیگریشن کے ذریعہ ہی یہاں رہنے کے سامان فرمائے۔

۱۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو خاکسار کے والد محترم قادیان میں وفات پا گئے تو حضورؒ نے کمال شفقت سے اپنے دستِ مبارک سے تعزیتی خط لکھا۔ اظہارِ افسوس فرمایا اور صبر کی تلقین کی۔ اور والدین کی درویشی زندگی کی قربانیوں کو جاری رکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔

جب بھی حضورؒ ہالینڈ یا جرمنی کا دورہ فرماتے تو بیلجئم میں آتے ہوئے یا واپسی پر قیام فرماتے۔ جو کہ بیلجئم کی چھوٹی سی جماعت کی بہت بڑی خوش قسمتی تھی۔ یہاں بھی خاکسار کو حضورؒ کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اس کے علاوہ حضور کے بالکل پیچھے کھڑے ہو کر نمازوں کی سعادت ملی۔ جب بھی حضورؒ کی بیلجئم آمد کی خبر ملتی تو امیر صاحب بیلجئم خاکسار کی ڈیوٹی حضور کے کمرہ اور آفس کی صفائی پر لگاتے اور حضور کو ریسو کرنے اور پھر فرانس کی سرحد تک چھوڑنے والے قافلہ میں شمولیت کی بھی سعادت وقتاً فوقتاً خاکسار کے حصہ میں آئی۔

خاکسار کی شادی کے موقع پر آپؒ نے مبارک باد کا خط لکھا اور بیلجئم میں ملاقات کے دوران فرمایا کہ ماشاء اللہ آپ نے جماعت کی بہت خدمت کی ہے اور والدین کی قربانیوں کو یاد رکھا ہے اور قادیان کو یاد رکھا ہے۔ جب بھی لوگ جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کیلئے جاتے تھے تو خاکسار کے دل میں بھی تڑپ پیدا ہوتی تھی کہ جانے کب نیشنلٹی یا ویزہ ملے گا اور میں بھی لندن جاؤں گا۔ اور دل میں پختہ خیال تھا کہ نیشنلٹی ملتی ہے تو سب سے پہلا سفر انشاء اللہ لندن کا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضورؒ کی دعاؤں سے خاکسار کی نیشنلٹی امسال منظور ہوئی اور خاکسار نے لندن جانے کا ارادہ کیا۔ اور ۱۶ تا ۲۱ر اپریل لندن جانے کا پروگرام ہوا۔ ۱۶ر اپریل کو خاکسار لندن پہنچا۔ اور شام پانچ بجے حضور نے عصر کی نماز مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ اس موقع پر ایک نکاح کا اعلان ہوا اور حضور نے دعا فرمائی۔ شام کو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے ملاقات کی اور حضورؒ سے ملاقات کیلئے وقت مانگا۔ تو انہوں نے ۱۸ر اپریل شام چھ بجے کا وقت دیا۔ وہاں ۵ فیملیز اور بھی تھیں اور میرا نمبر سب سے آخر پر تھا۔ جب میں ملاقات کیلئے اندر گیا تو آپؒ کرسی پر تشریف فرما تھے۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا اور بوسہ دیا۔ حضور نے مصافحہ کیا اور فرمایا بیٹھ جائیں۔ آپ نے خیریت وغیرہ دریافت کی اور پھر خاکسار نے دُعا کی درخواست کی تو حضورؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا پھر مسکراتے ہوئے پوچھا "کیا فوٹو کھنچوانی ہے"؟ میں نے عرض کی جی حضور۔ آپ نے فرمایا آؤ میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اندر آئے اور فوٹو کھینچی۔ پھر خاکسار نے حضورؒ سے مصافحہ کیا اور باہر آگیا۔ خدا کی شان ہے کہ کیا معلوم تھا کہ یہ حضور سے ہونے والی آخری ملاقات ہے؟ یہ ایسا فضل ہے کہ زندگی بھر نہیں بھول سکتا اور حضورؒ کا پیار اور شفقت کا انداز بھی تادمِ مرگ یاد رہے گا۔

اس ملاقات کے پندرہ گھنٹے کے بعد اطلاع ملی کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) یہ اطلاع سن کر یقین نہیں آتا تھا۔ اور ہر احمدی کی وہ حالت تھی جسے لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی جب خاکسار محمود ہال پہنچا تو اطلاع ٹھیک نکلی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہجوم ہو گیا۔ اور شام ہوتے ہوتے ہزاروں احمدی وہاں موجود تھے۔ جو اپنے آقا کا آخر دیدار کرنے کیلئے قریب اور دور سے جمع ہو رہے تھے۔ ایک دوسرے سے گلے لگ کر آنسو بہا رہے تھے۔ مگر خدا کی رضا پر راضی تھے۔ ایک عجیب کیفیت تھی جو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

۲۰ر اپریل کو دس بجے محمود حال میں حضورؒ کی میّت، عام دیدار کیلئے رکھی گئی۔ ہزاروں لوگ قطاروں میں کھڑے تھے اور دیکھنے کے بعد بھی یقین نہ آتا تھا کہ ہمارا پیارا آقا ہمارے درمیان نہیں رہا۔ ۲۷ر اپریل کو پاکستان سے قافلہ آیا۔ اور ساری دنیا سے نمائندگان آنا شروع ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں وہاں ایمان افروز نظارے اپنی آنکھوں سے دکھائے۔ ایک صحابی کا واقعہ سنتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جب وہ قادیان گئے تو حضرت حکیم نور الدینؓ کو دیکھ کر پکار اُٹھے کہ اس نے تو جوتیوں سے خلافت لے لی کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ اکثر اپنی انکساری کی وجہ سے سب سے پیچھے جوتیوں والی جگہ پر بیٹھے ہوتے تھے۔ یہی نظارہ خدا نے مجھے لندن میں دکھایا۔ ۲۲ر اپریل کو نماز ظہر وعصر کا وقت تھا۔ مسجد فضل لندن اندر اور باہر سے اور سڑکیں تک احمدیوں سے بھری ہوئی تھیں ابھی نماز میں چند منٹ باقی تھے کہ مرزا مسرور احمد صاحب آئے۔ تمام امراء اور نمائندگان کیلئے مسجد میں جگہ تھی۔ آپ سے بھی ڈیوٹی والوں نے کہا کہ آپ مسجد کے اندر تشریف لے جائیں مگر آپ مسجد کے باہر گھاس پر جہاں جوتیاں بھی پڑی ہوئی تھیں وہیں بیٹھ گئے۔ اور پھر نماز بھی وہیں ادا کی۔ اُسی رات اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنا دیا۔ اس واقعہ نے دل پر بہت اثر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو خلیفہ بنا دیا تو آپ پہلے خطاب کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ سب بیٹھ جائیں۔ ہزاروں احمدی جو وہاں تھے اور ہجوم اتنا تھا کہ کھڑا ہونا بھی مشکل تھا۔ یہ حکم سنتے ہی سب وہیں بیٹھ گئے۔ یہ ایک ایسا ایمان افروز نظارہ تھا کہ ساری زندگی یاد رہے گا۔ اس کے بعد پہلی بیعت کی توفیق ملی۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روایتی پگڑی پہنے ہوئے باہر تشریف لائے تو اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دیا اور اپنی قدرت کا ایک اور نشان دکھلایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پہلی نماز جو کہ نماز فجر تھی پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر اسلام آباد میں حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نماز جنازہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اور اُسی شام کو مزار پر دُعا بھی کی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی بھی سعادت نصیب فرمائی۔ ۲۴ر اپریل بروز جمعرات کو قادیان کے نمائندگان کی گروپ ملاقات تھی۔ جس میں حضرت مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ امیر مقامی قادیان، ناظر صاحب وکیل المال تحریک جدید، ناظر صاحب بیت المال آمد، ناظر صاحب نشر واشاعت، ناظر صاحب امور عامہ اور خاکسار شامل تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو شرف معانقہ عطا کیا۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے سب کا تعارف کروایا اور ساتھ ہی گروپ فوٹو ہوا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں خلافت احمدیہ سے حقیقی طور پر وابستہ رہنے اور اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور ہم خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر ہمیشہ لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(انس احمد بیلجئیم ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مرحوم درویش قادیان)

## ضروری اعلان

امراء کرام وصدر صاحبان سے گزارش ہے کہ آئندہ سے نئی بیعتیں نظارت دعوت الی اللہ میں اور تجدید بیعت نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں۔ اور بیعت فارموں پر یہ نوٹ دیا کریں کہ یہ نئی بیعتیں ہیں یا تجدید بیعت۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

## جلسہ سالانہ قادیان میں طبّی خدمات

جو ڈاکٹر صاحبان اور پیرامیڈیکل سٹاف اس سال جلسہ سالانہ قادیان شرکت کیلئے آرہے ہیں اور یہاں طبی خدمات بھی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء گرامی وکوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں۔ تاکہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی شیٹ میں شامل کر لئے جائیں۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق سے اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ۔ (ڈاکٹر طارق احمد S.M.O احمدیہ شفاخانہ و ناظم طبی امداد جلسہ سالانہ قادیان)

**بدر کی مالی وقلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)**

**بقیہ صفحہ: ( ۱ )**

نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۱)

پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہے تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا، تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں، اس

**بقیہ صفحہ: ( ۱ )**

میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دیں ساس اور بہو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دیں تو شروع رمضان سے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ ہو تو تبھی ایسی نیکیاں بجالائی جاسکتی ہیں جن کے نتیجہ میں جہنم کے دروازے بند ہونگے اور جنت کے دروازے کھلے ہوں گے۔

فرمایا کہ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کریں گے تو ان دس راتوں کی برکات سے بھی فائدہ اُٹھائیں گے کیونکہ سرسری یا عارضی طور پر آخری دس دن کی عبادات سے یہ اعلیٰ معیار حاصل نہیں ہو سکتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو بھی سامنے رکھنا ہوگا۔

فرمایا ان دنوں میں کل دنیا کے احمدیوں کیلئے بھی بہت دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور حقیقی اور سچا مسلمان بنائے خاص طور پر پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دُعائیں کریں وہ ہر وقت شرپسندوں کے فتنوں میں گھرے ہوئے ہیں گذشتہ دنوں میں ہماری مسجد میں بنگلہ دیس میں ایک احمدی کو شرپسندوں نے شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جگہوں پر شرپسندوں کو عبرت کا نشان بنائے اور اسی طرح ہندوستان سے بھی بعض جگہوں سے خبریں آتی ہیں کہ بعض جگہ شر پھیلائے جارہے ہیں اور تنگ کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور بہت دُعائیں کریں بہت دُعائیں کریں ان دنوں میں اللہ تعالیٰ فتح کے سامان پیدا فرمائے۔

## نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰/اپریل ۲۰۰۳ء بروز بدھ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ایک بجے بعد دوپہر دو افراد کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

پہلا جنازہ حاضر مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ کا تھا جو مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ تھیں اور حضرت منشی کرم علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں جو مورخہ ۲۸/اپریل بروز سوموار بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نہایت مخلص اور دعا گو خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔

مرحومہ مکرم مہاشہ نصیر احمد ظفر صاحب اور مکرم مہاشہ محمد احمد صاحب اور مکرمہ ثریا غازی صاحبہ آف کرائیڈن کی والدہ تھیں۔

دوسرا جنازہ مکرمہ نصرت افزاء بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب آف ملٹن کینز کا تھا جو مورخہ ۲۷/اپریل بروز اتوار وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔

### نماز جنازہ غائب

اس موقعہ پر مکرمہ استانی صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل جٹؓ نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ مورخہ ۱۵/اپریل ۲۰۰۳ء کو قادیان میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نہایت مخلص، وفا شعار اور دعا گو خاتون تھیں۔ چالیس سال تک صدر لجنہ قادیان منتخب ہوتی رہیں۔ ۴۵ سال تک نائب صدر لجنہ بھارت اور ۲۸ سال نصرت گرلز ہائی سکول کی ہیڈ مسٹرس کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق بھی پائی۔ ان کے صاحبزادے مکرم سعادت احمد صاحب جاوید آج کل قادیان میں ایڈیشنل ناظر امور خارجہ کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ ☆ ☆

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴/مئی ۲۰۰۳ء کو مسجد فضل لندن میں قبل از نماز ظہر مکرمہ سہیلہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب آف نار بری لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ ۲۱/مئی ۲۰۰۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی تھیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مکرم مہاشہ محمد عمر مرحوم مربی سلسلہ کی بہو اور مکرم ڈاکٹر محمد حسن خان صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ لوکل جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کرتی رہیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل احباب کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(۱) مکرمہ سیّدہ نصرت آراء بیگم صاحبہ اھلیہ محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب مرحوم ۳۰/اپریل ۲۰۰۳ کو اسلام آباد (پاکستان) میں ایک طویل علالت کے بعد بعمر ۷۵ سال انتقال کرگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کو اپنے میاں کے ساتھ ایک لمبا عرصہ تک غانا، نائجیریا اور سیرالیون میں احمدیہ ہسپتالوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کی اولاد میں مکرم سیّد تنویر مجتبیٰ صاحب فلائٹ انجنیئر، میجر سید توقیر مجتبیٰ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور کینٹ، مکرم سیّد تاثیر مجتبےٰ واقف زندگی انچارج احمدیہ ہسپتال آسکورے غانا مغربی افریقہ، مکرمہ سیّدہ النبی مولود صاحبہ اھلیہ مکرم سیّد مولود احمد صاحب اسلام آباد، مکرم سیّد تحسین مجتبیٰ صاحب (شارجہ) ھیں جو بھی خدا کے فضل سے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات بجا لا رھے ھیں۔

(۲۔۳) مکرم محمود احمد قمر صاحب ایڈوکیٹ ابن مکرم ٹھیکیدار امام دین صاحب لمبا عرصہ بیمار رھنے کے بعد مورخہ ۷/مئی کو وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آجکل محلّہ دارالصدر شمالی ربوہ کے صدر کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ مرحوم انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

ان کی وفات سے چند روز قبل ۲۸ اپریل ۲۰۰۳ کو ان کی اہلیہ محترمہ امینہ قمر صاحبہ کی وفات ہوئی۔ مرحومہ مکرم شیخ نور احمد صاحب مرحوم ایڈوکیٹ لاہور کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نو لندن کی بہن تھیں۔ آپ بھی موصیہ تھیں۔ دونوں کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیشہ خود ان کا نگہبان ہو۔


خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
**الرحیم جیولرز**
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443

## جولوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے

(طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

انسان کو چاہئے کہ وہ تکبر نہ کرے بلکہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے صرف خدا تعالیٰ کی عبادت اور مخلوق خدا کی خدمت اس رنگ میں کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل ہو جائے۔ کیونکہ خدائے واحد لاشریک نے انسان کی پیدائش اس لئے کی کہ انسان خدا کی عبادت کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما خلقت الجنّ والانس اِلّا لیعبدون۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے تئیں غور کرے کہ میری ہستی کیا ہے اور مجھے کس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور مجھے کیا کرنا چاہئے۔ انسان خدا کی رضاء صرف عاجزی سے حاصل کر سکتا ہے۔ متکبر انسان خدا کی نظروں سے گر جاتا ہے اور عذاب الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

فلینظر الانسان مِمّا خلق. خلق من مّاءٍ دافقٍ یخرج من بین الصلب و الترائب

یعنی ہر انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو کہ انسان کی پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ گویا اگر انسان اپنی پیدائش کی طرف غور کرے تو کبھی تکبر نہیں کریگا۔ کیونکہ تکبر انسان کی روحانی حالت کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح ایک کیڑا لکڑی کو کھا جاتا ہے۔ متکبر انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف میں ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو۔ (مسلم)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کیلئے عجز ضروری ہے جس انانیت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہوگا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو، خواہ ریاست کے لحاظ سے ہو، خواہ خاندان اور حسب ونسب کے لحاظ سے تو اسی قدر پیچھے رہ جائے گا۔ اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سادات میں سے اولیاء کم ہوئے ہیں کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال ان میں پیدا ہو جاتا ہے قرونِ اولیٰ کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔ (بحوالہ ملفوظات جلد چہارم ۸۸)

الغرض تکبر سے انسان خدا تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور شیطان کا غلام بن جاتا ہے۔ تکبر کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض اوقات تکبر علم سے پیدا ہوتا ہے بعض اوقات تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولت مند یہ سمجھ لیتا ہے کہ مجھے بہت کچھ عطا کیا گیا ہے۔ تکبر انسان کیلئے باعث رسوائی اور ذلت ہے۔ جبکہ عاجزی اور انکساری راحت کا موجب ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔ خادم کی حیثیت کو بھولنا مت۔ کیونکہ اس میں تمہارے لئے ساری کامیابیاں ہیں۔ (خطاب ۷/ستمبر ۱۹۶۷ء) "تمہیں سبق دیا گیا ہے کہ خادم نام میں کسی وقت کبر اور غرور تم میں پیدا نہ ہو بلکہ خادمانہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرو۔ (بحوالہ خالد جنوری ۱۹۶۸ء)

تکبر انسان کو تمام نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے اور انسان اس بے ثبات گھر کی محبت میں غرق ہو کر خدا تعالیٰ کے نور سے بے نصیب ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نزول المسیح میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ مَیں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اُس کے اُس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہُنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصوّر کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اُس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اُس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحتِ بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سُناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اُس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دُعا مانگنے میں سُست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اُس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سُننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اُس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دُعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے ماموراور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اُس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اُس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

الغرض جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے اور وہ خدا تعالیٰ کے محبوب بندے بن جاتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر ۲۱۶ میں فرماتے ہیں:

سب سے اوّل آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی۔ مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی اُمید ہے۔ لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں، متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلبِ خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکسار سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو تکبر سے بچائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے

## اسرائیل حد سے بڑھ رہا ہے

اسرائیل بلا جواز فلسطین میں مداخلت کر رہا ہے اور بین الاقوامی ادارے خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں صرف خالی لفظوں میں مذمت کر دینا اور میڈیا کے سامنے بیان دینا کافی نہیں ہے۔ جب تک امریکہ خود اسرائیل کی کھل کر مذمت نہیں کرے گا اور اسپر دباؤ نہیں ڈالے اسرائیل اس قسم کے حملوں سے باز نہیں آئے گا وہ اپنی سرحد کے قریب تمام اُن عرب ملکوں کو نشانہ بنائے گا جو اس کا ساتھ نہیں دیتے ہیں چونکہ عرب ممالک کے اپنے اپنے مفاد امریکہ سے وابستہ ہیں اس لئے وہ اس قسم کے حملوں کا دفاع کرنے میں فی الحال طاقت نہیں رکھتے نہ ہی وہ آپس میں ان امور پر اکٹھے یک زبان ہو کر کھل کر بول سکتے ہیں ابھی حال ہی میں اسرائیل نے شام پر بلا جواز حملہ کیا ہے

۱۱ ستمبر کے بعد حالات نے ایک نیا موڑ لیا اور دنیا کی سیاست کا رخ بدل دیا۔ اس میں شک نہیں کہ سلامتی کونسل اور یو این او کے ادارے دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ادارے انصاف پر مبنی کام کر رہے ہیں اور امن شانتی و صلح کی بھرپور کوشش کرنے میں مصروف ہیں ایسا اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ ان اداروں پر بھی اب شک کی انگلی اُٹھ رہی ہے عوام کا اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے دوغلی پالیسی کا عمل صاف نظر آتا ہے اگر افغانستان کے حملے کو جائز ٹھہرایا گیا یا عراق پر حملے کو جائز ٹھہرایا جا سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ دنیا کے یہ قائم کردہ ادارے اسرائیل کے خلاف اس وقت کیوں ٹھوس اقدام نہیں کرتے ہیں۔

میری ناقص رائے میں تو اس قسم کی طرفداری سے ہی دہشت گردی میں اضافہ ہوتا ہے فلسطین کے لوگ مجبوراً خودکش بم کے ذریعہ اپنے غصے کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم خودکش بموں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں جو حالات و واقعات رونما ہو رہے ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ انسان کرے تو کیا کرے اُس کے سامنے جب موت ہی موت نظر آ رہی ہو وہ اپنے والد والدہ بہن بھائی کو جب گولیوں اور ہوائی فائرنگ سے مرتے ہوئے دیکھتا ہے تو کیا کرے؟ یا زہر کھائے گا یا پھر بدلہ لینے کی سوچے گا اس لئے ہماری یہ ناقص رائے ہے کہ فی الفور اسرائیل کی نہ صرف مذمت کی جائے بلکہ اُسپر پابندیاں عائد کی جائیں کہ وہ کسی بھی عرب ملک پر حملہ کرنے سے باز رہے اور اپنی حدود سے باہر نہ آئے۔ اگر آج شام پر کئے گئے حملے کو یوں ہی نظر انداز کیا گیا اور پس پشت ڈال دیا گیا تو بعید نہیں آنے والے دنوں میں شام کے علاوہ دیگر ملکوں پر بھی حملے ہوں گے جن کی سرحد اسرائیل فلسطین سے لگتی ہے۔

خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے اگر وہ انتقام لینے پر آ جائے تو پھر دُنیا کو ہلاکتوں سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اے خُدا! دُنیا کو عذاب سے بچا۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

## جماعت احمدیہ دہلی کی کامیاب آٹھویں سالانہ کانفرنس

### حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان اور دیگر جیّد مرکزی علماء سلسلہ کی شرکت

الحمدللہ جماعت احمدیہ صوبہ دہلی کی آٹھویں کانفرنس دارالتبلیغ دہلی (مسجد بیت الہادی) کے احاطہ میں مورخہ ۲۸؍ستمبر ۲۰۰۳ء کو نہایت ہی پروقار اور خوشگوار ماحول میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس میں صوبہ دہلی کے علاوہ ہریانہ۔ یوپی۔ راجستھان اور پنجاب کے نومبائعین نیز جامعۃ المبشرین قادیان کے آخری درجہ کے زیر تعلیم طلباء شامل ہوئے۔ کانفرنس کی کل حاضری آٹھ سو سے زائد مرد و زن پر مشتمل تھی۔ جملہ مہمانانِ کرام اور حاضرین جلسہ کے قیام و طعام کا انتظام دہلی جماعت نے کیا۔ ٹھیک اڑھائی بجے دوپہر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد تاجر الاسلام صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب مدرس جامعۃ المبشرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ پہلی تقریر بعنوان ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم'' مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان کی ہوئی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوتِ الی اللہ قادیان کی ''اسلامی جہاد کا فلسفہ'' عنوان پر ہوئی۔ عزیزم کاشف احمد دہلی نے خلافت کے عنوان پر ایک نظم سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ اس جلسہ کی تیسری تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے ''جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام اور اس کی برکات'' کے عنوان پر کی۔ چوتھی تقریر بعنوان ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' ضرورت زمانہ، سابقہ انبیاء کی پیشگوئیاں اور نصرت الٰہی کی روشنی میں خاکسار سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی نے کی۔ پانچویں تقریر نومبائعین کی تربیت اور ہماری ذمہ داریاں عنوان پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے کی۔ صدارتی خطاب سے قبل محترم داؤد احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ صوبہ دہلی نے تمام حاضرین جلسہ اور مہمانانِ کرام اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے اس عظیم الشان کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور آئندہ اور بھی بہتر سے بہتر رنگ میں کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق کیلئے دُعا کی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ شام چھ بجے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج دہلی)

## سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ چنئی

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ چنئی کا سالانہ اجتماع احمدیہ مسلم مشن چنئی میں مورخہ ۰۳-۸-۲ کو نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ اس اجتماع میں خصوصی مہمان کے طور پر محترمہ عائشہ شیراز صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ تامل ناڈو، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرالہ نے شرکت کی۔ اجتماع کا افتتاحی اجلاس صبح ۱۱ بجے محترمہ شیرین بشارت صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنئی کی زیر صدارت محترمہ رضوانہ مبارک صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ صدر صاحبہ نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد محترمہ وحیدہ ایوب صاحبہ نے نظم سنائی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ چنئی نے اپنے صدارتی خطاب میں اجتماع کے مقصد لجنہ کے قیام کی غرض و غایت اور احمدی عورتوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ جس کا مولوی محمد ایوب صاحب نے اردو میں ترجمہ سنایا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد میں عزیزہ طاہرہ مبینہ نے تامل میں نظم سنائی اس کے بعد محترمہ عائشہ شیراز صاحبہ صدر لجنہ صوبائی تامل ناڈو نے خطاب فرمایا اس میں انہوں نے گھریلو زندگی اور تربیتی امور پر مشتمل اقتباسات کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب برائے لجنہ بر موقعہ جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۳ء کا ذکر کر کے ان نصائح پر حتی الوسع پوری طرح عمل کرنے کی طرف زور دیا۔ انہوں نے اردو اور تامل میں تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیرالہ نے لجنہ اماء اللہ چنئی کی سرگرمیوں کو سراہا اور لجنہ اور جماعت کی ترقی کیلئے وحدت اتحاد اور ہم خیالی پیدا کرنے کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بھی اردو اور تامل میں تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ چنئی نے لجنہ کو خطاب فرما کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں قیام نماز اور ایم ٹی اے سے استفادہ کے ذریعہ خلیفۂ وقت سے وابستگی پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی صاحب نے اس کا اردو میں ترجمہ سنایا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد لجنہ و ناصرات کے مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اوّل دوم، و سوم آنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو انعام دیا گیا۔

صدر لجنہ اماء اللہ چنئی نے شکریہ ادا کیا اس کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ دوپہر کا کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ چنئی کی طرف سے کیا گیا تھا۔ (زرینہ سلطان جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چنئی)

## سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش

محترم سید جہانگیر علی صاحب زعیم انصار اللہ حیدرآباد کی زیر قیادت مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۴؍اگست ۲۰۰۳ء بمقام مسجد فلک نما حیدرآباد منعقد ہوا۔ نماز تہجد سے آغاز ہوا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت ہوا۔ اس اجتماع میں مقامی انصار کے علاوہ ورنگل، تمرولہ پلی، کندور، چنتہ کنٹہ، جڑچرلہ اور کاماریڈی کے ۳۰ سے زائد انصار شامل ہوئے۔ اس طرح حاضری انصار خدام اور بچوں سمیت ۱۶۵ تھی۔

اس اجتماع میں مقابلوں کیلئے دو گروپ صف اوّل اور صف دوم بنائے گئے۔ سب نے ورزشی، علمی اور دینی مقابلوں میں حصہ لیا۔ مقابلوں میں سبقت لے جانے والوں کو انعام دیا گیا۔ محترم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ نے بھی تربیتی موضوع پر تقریر فرمائی۔

اختتامی اجلاس کی صدارت محترم محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش نے کی۔ آخر میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے تربیتی، تعلیمی امور اور حالات حاضرہ پر خوب روشنی ڈالی۔ چند غیر احمدی بھائی بھی شریک رہے۔ اس اجتماع کی کارروائی ٹھیک ۶ بجے شام اختتام کو پہنچی۔ تمام بزرگوں سے دُعا کی التماس ہے۔

(محمد شمس الدین منتظم عمومی مجلس انصار اللہ حیدرآباد)

## وزیر اعلیٰ چھتیس گڑھ کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

مورخہ ۷؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو صوبہ چھتیس گڑھ کے پہلے وزیر اعلیٰ جناب اجیت پرمود کمار جوگی جی کی خدمت میں جماعت احمدیہ ''چھتیس گڑھ'' کی طرف سے قرآن مجید ہندی ترجمہ کا تحفہ خاکسار حلیم احمد مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج چھتیس گڑھ نے اُن کے سرکاری رہائشی مکان رائے پور میں پیش کیا۔ ساتھ ہی کتاب ''میتری سندیش'' بھی دی گئی۔ اس موقعہ پر بطور نمائندہ مکرم انیس صاحب دانی سیکرٹری مال، مکرم منور صاحب دانی معلم، اور مکرم ڈاکٹر افضل خان صاحب معلم وقف جدید بیرون بھی خاکسار کے ہمراہ موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے پولیس حکام سے حفاظت کیلئے تحریری سرٹیفکیٹ بھی دیا۔ جس سے انشاء اللہ تبلیغ میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو سکتی۔ (حلیم احمد خادم سلسلہ)

## لجنہ اماء اللہ کوئمبٹور کا پہلا لوکل اجتماع

۱۰؍اگست ۲۰۰۳ء کو لجنہ اماء اللہ کوئمبٹور کا پہلا لوکل اجتماع منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئمبٹور نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ جبکہ جناب نور الامین صاحب صدر جماعت کوئمبٹور نے حاضرین سے خطاب کیا اور دُعا کروائی۔ اس کے بعد محترمہ انیتا عائشہ شیراز صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب جو آپ نے جلسہ سالانہ لندن ۲۰۰۳ء کے موقع پر عورتوں سے فرمایا کے متعلق بتایا۔ بعدہٗ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض اور اس کی ذمہ داریاں'' عنوان پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ جات حسنِ قرأت، تقاریر، نظم اور کوئز ہوئے۔ آخر میں آنے والی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور دُعا کے بعد اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ (انیتا عائشہ شیراز صوبائی صدر تامل ناڈو)

## بلاری (کرناٹک) میں نومبائع جماعت میں پہلا تربیتی جلسہ

۱۲؍ستمبر ۲۰۰۳ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ بنی مئی ضلع بلاری میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ محترم ٹی ارشاد احمد صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت کے بعد خاکسار نے تربیتی کلاس لی۔ اس کے بعد حاضرین سے سوال و جواب ہوئے۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس نومبائع جماعت میں یہ پہلا تربیتی جلسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نومبائعین حضرات کو استقامت بخشے۔ (ایم اے محمود احمد سرکل انچارج دیودُرگ)

## جلسہ سیرۃ النبیؐ سرکل سیتاپور (یوپی)

سرکل سیتاپور کے زیر اہتمام ۱۵؍جون کو خاکسار کی زیر صدارت سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ جس میں سرکل سیتاپور کے نومبائعین احباب کے علاوہ گردونواح کے گاؤں سے تین سو سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد کمال احمد متعلم مدرسہ قادیان محترم نسیم احمد صاحب، محترم نصیر احمد صاحب نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی اور خاکسار نے صدارتی خطاب کیا۔ دُعا کے بعد نومبائعین احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور۔ یوپی)

## خدام الاحمدیہ سورب کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ

مجلس خدام الاحمدیہ سورب نے ۳۰؍جون کو جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت مکرم ایم نثار احمد صاحب قائمقام صدر جماعت منعقد کیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب سیکرٹری مال، مکرم رشید احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ، مکرم محمد صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم ایم مقبول احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ مکرم مظفر احمد صاحب فضل نمائندہ وقفِ نو قادیان اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔ (ایم شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورب)

# لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے دسویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

## خالص روحانی ماحول میں علمی، دینی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات

## ۱۱ صوبہ جات سے ۱۳۱ مجالس کی ۱۰۶ ممبرات کی شرکت

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کو تین سال کے بعد اپنا سالانہ اجتماع ۱۳-۱۲-۱۱/اکتوبر کو بیت النصرت لائبریری میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ قادیان کے علاوہ ۱۱ صوبہ جات کی ۱۳۱ مجالس سے ۱۰۶ نمائندگان، ۹ ممبرات نومبائعات صوبہ پنجاب اور دس غیر مسلم مستورات نے شرکت کی۔ الحمدللہ اجتماع کے کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی قیادت میں تمام شعبہ جات کی منتظمہ و معاونات نے تمام کام احسن طریق پر سرانجام دیئے۔

پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد لجنہ و ناصرات کے بعد محترمہ ڈاکٹر منجو محمود صاحبہ نے منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پڑھا۔ محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام جو اجتماع کے موقعہ پر محترمہ صدر لجنہ بھارت کے نام موصول ہوا تھا پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد محترمہ صدر اجلاس حضرت آپا جان صاحبہ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت نے جولائی ۲۰۰۲ء تا جون ۲۰۰۳ء کی سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ بھارت پیش کی۔

ازاں بعد لجنہ قادیان کی چھ ممبرات نے ترانہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترمہ امۃ الوسیع شمائلہ صاحبہ نائب نگران ناصرات الاحمدیہ بھارت نے ناصرات بھارت کی سالانہ کارکردگی ۲۰۰۳-۲۰۰۲ء کی رپورٹ مختصراً پیش کی۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ٹھیک اڑھائی بجے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صوبائی صدر کیرالہ کی زیر صدارت محترمہ سمیرا راشدہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام پیش کیا اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

ازاں بعد محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سیکرٹری تربیت لجنہ بھارت نے ''سیرت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ'' کے عنوان پر تقریر کی۔

پہلے دن کے شبینہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کرناٹک زون نمبر۲ کی زیر صدارت محترمہ بشریٰ رعنا صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ فہیم النساء صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی بعدہٗ علمی مقابلہ جات کے بعد ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ'' کے عنوان پر محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کی کیسٹ سنائی گئی۔ بعدہٗ محترمہ عطیۃ القدیر صاحبہ نے نظم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد میں خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

ازاں بعد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی تیار کردہ ڈوکومنٹری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بڑے پردہ پر اجتماع گاہ میں دکھائی گئی۔

### دوسرا دن ۱۲/اکتوبر

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ٹھیک ساڑھے نو بجے محترمہ عائشہ شیراز صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو کی زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر منجو محمود صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا منظوم کلام محترمہ طاہرہ نصیرہ صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہٗ لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ بعدہٗ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے درس القرآن مجید دیا۔ آپ نے عورتوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تربیت اولاد، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کرنے اور نماز و نفلی عبادات کو احسن طریق سے ادا کرنے کی طرف ترغیب دلائی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ بشریٰ سلام صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کشمیر کی زیر صدارت محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

### تربیتی تقریر

ازاں بعد تربیتی امور پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے تقریر کی۔ آنمحترم نے تربیت اولاد کی طرف ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک باپ کیلئے سب سے بہتر تحفہ اپنے بچوں کیلئے یہ ہے کہ وہ اُن کی صحیح تربیت کرے۔ اُن کے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے۔ دوسرے دن شبینہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ دہلی کی زیر صدارت محترمہ عائشہ نورین صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ بشریٰ ربانی صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد بیت بازی لجنہ اماء اللہ کا مقابلہ ہوا۔

### تیسرا دن ۱۳/اکتوبر

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی زیر صدارت محترمہ فریدہ فرید صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ قرۃ العین صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ نظم کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

### درس الحدیث

مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے درس الحدیث دیا۔ آپ نے اپنے درس میں اخلاقِ فاضلہ کو اپنانے نیز قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اپنے اندر پاکیزہ تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ زرّیں امجد صاحبہ صوبائی صدر لجنہ راجستھان کی زیر صدارت محترمہ ھبۃ الحلیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ امۃ الہادی خلعت صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ علمی مقابلہ جات ہوئے۔

محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ ملک سیکرٹری تعلیم لجنہ بھارت کی تقریر بعنوان سیرت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بعد ناصرات کی آٹھ بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ علمی مقابلہ جات ہوئے۔ اسی دوران اجتماع کی خوشی میں تمام حاضرات میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور محترمہ آشا ٹھاکر آف ہماچل (غیر مسلم) نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے نیک تاثرات کا ذکر کیا بعدہٗ صوبائی صدرات نے اپنے اپنے تاثرات میں اجتماع کے ہر لحاظ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہونے اور لجنہ بھارت کی نمایاں کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے خوشنودی کا اظہار کیا۔

اختتامی اجلاس کا آغاز محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ فائزہ کوکب صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی تمام ممبرات لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔

آخر پر محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے اپنے اختتامی خطاب میں زریں نصائح فرمائیں۔ اور دُعا کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کی بلند آوازوں کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

### تعداد حاضری

تینوں دن کی اوسط حاضری ۱۱۴۰ رہی۔ مہمان مستورات کے قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے تحت نصرت گرلز سکول میں کیا گیا تھا۔ اجتماع کے تینوں دن کھانے پینے کی اشیاء کی دوکان لگائی گئی۔ نیز شعبہ ضیافت نے تینوں دن تمام حاضرات کو اجتماع گاہ میں شام کی چائے پیش کی۔

### نمائش

مؤرخہ ۰۳-۱۰-۱۴ کو قادیان کے چاروں حلقہ جات کی طرف سے بیت النصرت لائبریری میں دستکاری کی نمائش لگائی گئی علاوہ ازیں اسی موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ قادیان کی طرف سے کھانے پینے کی دوکان لگائی گئی۔

### ورزشی مقابلہ جات

مؤرخہ ۰۳-۱۰-۲ کو لجنہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان اور ۰۳-۱۰-۱۰ کو باہر سے آنے والی مہمان ممبرات لجنہ و ناصرات کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اللہ تعالیٰ اِس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(شمیم اختر گیانی رپورٹر لجنہ بھارت)

### درخواست دعا

خاکسار کی بھانجی عزیزہ ثوبیہ مرزا کو جو ربوہ میں مقیم ہے۔ ایک سال سے زائد عرصہ سے کمر پر گہرا اور مہلک پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ دو مرتبہ آپریشن بھی ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک آرام نہیں آیا۔ باعثِ تکلیف اور پریشانی ہے۔
دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اُسے اِس مرض سے نجات عطا فرمائے۔ آمین. (اعانت بدر -/۲۰۰)

(مبشر احمد آف لنڈن حال مقیم قادیان)

# جماعت احمدیہ جاپان کے ۳۲ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ملک منیر احمد جاپان)

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ جاپان نے اپنا ۳۲واں جلسہ سالانہ مورخہ ۳، ۴، ۵ مئی ۲۰۰۳ء کو آئی چی پریفیکچر کے اُکازاکی شہر میں اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے منعقد کیا۔ ناگویا اور ٹوکیو ریجن کی جماعتوں سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں خصوصی بین الاقوامی اجلاس میں جاپانی اور دوسرے غیر ملکی معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ کے پہلے روز ۱۰۷ حاضری تھی جو بڑھ کر آخری روز ۱۶۷ تک پہنچ گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

## پرچم کشائی اور جلسہ کا پہلا دن

جلسہ کی کاروائی کے آغاز سے پہلے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جو نمائندہ مرکز مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برطانیہ نے لہرایا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم و محترم سید طاہر احمد صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جاپان نے نمائندہ مرکز کو خوش آمدید کہا اور مہمان خصوصی کا مختصر تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ جاپان کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ میں آج ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ جو ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ بعد ازاں مکرم راشد صاحب نے جلسہ کے افتتاحی خطاب سے نوازا۔

آپ نے اپنے خطاب میں نظام خلافت اور اسکے ساتھ وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے مقام خلافت اور برکات خلافت کے مضمون کو مؤثر رنگ میں احباب جماعت کو سمجھایا اور یہ کہ خلافت سے وابستگی ایک انسان کی سب سے بڑی خواہش ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس کی دعاؤں کے ذکر میں حضور کا ایک دعائیہ اقتباس پڑھ کر حاضرین جلسہ کو ساتھ ساتھ ان دعاؤں میں شامل کیا اور آخر میں اجتماعی دعا کروائی۔ ایک نظم کے بعد پھر ایک جاپانی زبان میں تقریر بعنوان جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی، جو مکرم محمد ناصر ندیم بٹ صاحب نیشنل صدر خدام الاحمدیہ جاپان نے کی۔

تقریباً ساڑھے چار بجے شام جلسہ کا پہلا دن ختم ہوا۔

شام کے کھانے اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد سات بجے سے نو بجے رات تک وقف نو بچوں کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس کی صدارت مہمان خصوصی مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے کی۔ تمام بچوں نے باری باری کچھ نہ کچھ سنایا اور مہمان خصوصی نے واقفین بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور آخر میں بچوں کے سوالوں کے جواب دیئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

## جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد دوسرے دن کی پہلی تقریر تعلق باللہ کے ذرائع پر تھی جو مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نائب امیر جماعت جاپان نے کی۔

آج کی دوسری تقریر مکرم نصیر احمد طارق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ٹوکیو ریجن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کی قربانیاں کے موضوع پر کی

تیسری تقریر مکرم سید سجاد احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت کی تھی جس کا عنوان 'وانک لعلیٰ خلق عظیم'۔ یعنی سیرت النبیؐ تھا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے اعلیٰ نمونے بحوالہ قرآن و سنت و احادیث پیش کئے۔

اگرچہ جماعت جاپان کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی براہ راست لجنہ کے جلسہ گاہ میں دیکھی اور سنی گئی لیکن جلسہ کے دوسرے دن ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک دو گھنٹے کے لئے مستورات جاپان نے ایک مختصر جلسہ بھی منعقد کیا جس میں تین تقاریر ہوئیں جن میں پہلی تقریر نماز کے فوائد پر تھی اور جو محترمہ پروین عصمت اللہ صاحبہ سیکرٹری نمائش ٹوکیو نے کی۔ دوسری تقریر تحریک وقف جدید پر تھی جو محترمہ فرحانہ احمد صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ ٹوکیو نے کی۔ اور تیسری تقریر بعنوان اطاعت نظام جماعت احمدیہ اور خواتین پر تھی جو محترمہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ نے کی۔ آخر میں محترم عطاء المجیب صاحب راشد کا خطاب تھا جو مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوا۔

دوپہر کھانے اور نمازوں سے فارغ ہونے پر بین الاقوامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تقریباً ۵۱ غیر مسلم جاپانی و دیگر احباب نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک سے اجلاس خصوصی کا آغاز ہوا جو حافظ محمد امجد عارف نے کی جس کے فوراً بعد امیر صاحب جاپان مکرم سید طاہر احمد صاحب نے جلسہ سالانہ اور مہمان خصوصی و نمائندہ مرکز کا تعارف کرایا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اسکے بعد ہمارے انڈونیشین بھائی مکرم احمد فاتح الرحمان صاحب کی تقریر ہوئی جو 'اسلام کے نظریہ امن و جہاد' پر جاپانی زبان میں تھی۔

اس مضمون کا جاپانی ترجمہ مکرم فاتح الرحمان صاحب نے بہت عمدگی سے پیش کیا۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اپنے خطاب میں جاپان میں احمدیت کے مقاصد، جاپانیوں کے لئے اسلام کی ضرورت اور ہستی باری تعالیٰ جیسے اہم ترین موضوعات پر جامع روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کے آخر میں امیر صاحب جاپان نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا جو باوجود گولڈن ویک کی مصروفیت کے ہماری مجلس میں تشریف لائے۔ اجلاس کے فوراً بعد مہمانوں کی تواضع چائے اور متفرق لوازمات سے کی گئی اور مہمانوں سے انفرادی بات چیت کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ بعد ازاں مہمانوں نے جماعتی کتب و لٹریچر کی خوبصورت نمائش دیکھی جس کا اہتمام کیا گیا تھا۔

دوسرے روز کا آخری پروگرام بعد نماز مغرب و عشاء ہوا جو تبلیغی سیمنار پر مشتمل تھا۔ جس میں تین تقاریر ہوئیں۔

اجلاس کے آخر میں مہمان خصوصی امام صاحب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس جلسہ کے دوران دو مرتبہ ہوئی۔

## جلسہ کا تیسرا دن

صبح دس بجے جلسہ کے چوتھے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جاپانی میں ایک تقریر بعنوان معجزات حضرت مسیح موعودؑ تھی۔ جو مکرم مقصود انجم صاحب سیکرٹری تبلیغ ٹوکیو ریجن نے کی۔ اور آج کی دوسری تقریر بعنوان 'تحریک وقف نو' جو مکرم انور احمد صاحب نائب نیشنل سیکرٹری مال نے کی۔ اور تیسری تقریر جاپانی زبان میں بعنوان 'ہستی باری تعالیٰ' تھی جو مکرم ملک فرحان صاحب سیکرٹری سمعی و بصری ٹوکیو ریجن نے کی۔ بعد ازاں مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان کی تقریر تھی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز ہی میں حضرت مسیح موعودؑ کے شکر کے چند اشعار پیش کر کے ۳۲واں جلسہ سالانہ جاپان کے انعقاد پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کا جلسہ سالانہ میں ہر دو خلفاء کے ارشاد پر تشریف لانے پر غیر معمولی سعادت سے حصہ پانے کا ذکر کیا اور جماعت جاپان کے سب افراد کو اُن پر مزید پڑنے والی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جماعت جاپان کی نمائندگی میں انگلستان جانے کے ذکر میں بتایا کہ آپ کی نمائندگی کرتے ہوئے خاکسار نے عزم کیا کہ ہم کمزور ہیں مگر اللہ تعالیٰ کمزور نہیں وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ پس اسی پر توکل کرتے ہوئے ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ اور اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاپان کے لئے سب سے پہلی نصیحت کا پیغام سنایا جس میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ جب تک جاپان میں بسنے والے احمدی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ نہیں کریں گے اور اعلیٰ کردار کا نمونہ پیش نہیں کریں گے تب تک جاپانی آپ کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے نظام خلافت سے ہر لحہ وفاداری کا عزم لیکر آگے بڑھنے کے لئے درخواست کی۔ اور خدا تعالیٰ کے ایسے تمام انعامات کا ذکر کر کے حضور انور کے جاپان کی سرزمین پہ قدم رکھنے کیلئے دعاؤں کی تحریک کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جلسہ پر کام کرنے والے تمام افراد کا ذکر کیا جو سامنے کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نظر نہیں آ رہے۔ اُن سب کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث بننے کا یقین دلایا۔ اور آخر میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی نصائح کے ذکر کے ساتھ ساتھ تبلیغ اور مالی میدان میں بھرپور طور سے حصہ لینے کے لئے باہمی عہد کیا اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے منصب خلافت کا پہلا پیغام پیش کیا اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

## جلسہ کا اختتامی اجلاس

اعلانات، وقفہ کھانا اور بعد نماز ظہر و عصر تقریباً ۲ بجے اختتامی اجلاس کا تلاوت قرآن مجید سے آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے جلسہ کے اختتامی خطاب سے نوازا۔ جس میں آپ نے اسلام میں خدا کی وحدانیت کی تعلیم کا ذکر کیا۔ جس میں خدا پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، الہامی کتب پر ایمان اور جزا سزا کے دن پر ایمان کے ساتھ اہم فریضہ نماز کی پنج وقتہ ادائیگی کی بنیادی عبادت کا ذکر کر کے فرمایا کہ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ یہ سچا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ یہ وہ مذہب ہے جو خدا کی طرف سے ہے اور انسانوں کو بہترین راستہ پر چلنے کا حکم دیتا ہے۔

تقریر کے آخر پر اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح یہ جلسہ اسلامی اخوت کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

☆ ☆

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی جلد رہائی کیلئے
قارئین سے دُعا کی درخواست ہے

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

# حالات حاضرہ

## اکال تخت کے جتھیدار کے حکمنامہ کو ماننے سے انکار

چنڈی گڑھ۔ چنڈی گڑھ میں ۲۶/اکتوبر کو عالمی سکھ اجتماع میں غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ سکھوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اکال تخت کے جتھیدار کے حکمانے کو ماننے سے انکار کر دیں۔ اجتماع میں سکھوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اکال تخت کے جتھیدار کے بُلاوے پر اکال تخت پر پیش نہ ہوں۔ اس اجتماع میں اور بھی کئی ریزولیشن پاس ہوئے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ آر ایس ایس کے لیڈر مسٹر سُدرشن سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ پنجاب میں آکر بار بار یہ بیان بازی نہ کریں کہ سکھ اور ہندو ایک ہی قوم ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ سکھوں کی ہندوؤں سے الگ پہچان ہے اور اگر مسٹر سدرشن ایسی تقریروں سے باز نہ آئے تو اس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے۔ دوسری طرف شرومنی اکالی دل کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر پرکاش سنگھ بادل نے اس عالمی اجتماع کو سکھوں کے خلاف ایک سازش قرار دیا ہے۔

## پاکستان نے اسلام آباد میں مقیم سفیروں کو افغان سرحد کا دورہ کرایا

پاکستان پر لگاتار انتہاپسندی کو فروغ دینے اور جہادی تنظیموں کو مدد دینے کے الزامات کا رد کرنے کیلئے پاکستان حکومت نے حال ہی میں پاکستان میں متیم بالخصوص یورپین سفیروں کو پاک افغان سرحد کا دورہ کروایا ہے اور اُن کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان انتہاپسندی کے خاتمہ کیلئے جہادی تنظیموں کے سرچل رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اپنی اندرونی دیرینہ پالیسیوں کی وجہ سے اپنی اس کوشش میں دن بدن ناکام ہوتا جارہا ہے۔

## یکساں سول کوڈ سے ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا

### ملک کو یکساں سول کوڈ کی نہیں یکساں انصاف کی ضرورت ہے (جیٹھ ملانی)

چنئی ۶ ستمبر (یو این آئی) یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کی زبردست مخالفت کرتے ہوئے سابق مرکزی وزیر قانون اور سپریم کورٹ کے سینئر وکیل رام جیٹھ ملانی نے آج کہا کہ وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو مساویانہ انصاف فراہم کیا جائے۔

آج یہاں نظام عدل۔ فوری اصلاحات اور یونیفارم سول کوڈ کی ضرورت کے موضوع پر پالکھی والا فاؤنڈیشن لیکچر دیتے ہوئے انہوں نے کہا اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیا ہمیں کامن سول کوڈ نافذ کرنا چاہئے تو اس کا ٹھوس جواب ہے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے مساویانہ انصاف۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نظام عدل میں جو غلط عناصر ہیں انہیں نکالا جانا چاہئے۔ مسٹر جیٹھ ملانی نے یہ بھی کہا کہ اگر کامن سول کوڈ کی وکالت کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے قومی یکجہتی کو فروغ ہوگا تو وہ غلط ہیں۔ اس سے ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

مسٹر جیٹھ ملانی نے کہا کہ دستور کی دفعہ 25 سیکولرازم کی روح ہے جس میں کسی بھی مذہب پر چلنے اور اس کی تبلیغ کی آزادی دی گئی ہے۔ لیکن شرط عوام کوڈ کی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے مذہب پر چل سکتا ہے اور اسکی تشہیر کر سکتا ہے لیکن عوامی تنازع کھڑا کئے بغیر۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان جو کامن سولکوڈ کی مخالفت کر رہے ہیں وہ بھی بے بنیاد ہے۔ لیکن عیسائی، مسلمان اور پارسی جیسے مذہبی گروپوں کی رضامندی کے بغیر کامن سول کوڈ نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

سابق مرکزی وزیر قانون نے اس بات کی نشاندہی کی کہ ہندوستان میں عدلیہ دیگر اداروں سے نسبتاً مضبوط تر ہے۔ انہوں نے کہا عدلیہ صاف ستھری اور بہتر ہے انہوں نے کہا کہ جوڈیشل کمیشن ابھی وجود میں نہیں آیا ہے۔ کیونکہ جج اسے نہیں چاہتے ہیں۔ تاہم عدلیہ کا امیج ججوں سمیت اس کے تھوڑے سے نمائندے کے فعل کی وجہ سے داغدار ہوا ہے۔

## پاکستان میں نافذ اسلامی قوانین کی واپسی کا مطالبہ

### حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کمیشن جلد ہی اپنی رپورٹ پیش کرے گا

پاکستان میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ایک کمیشن نے مطالبہ کیا ہے کہ سخت اسلامی قوانین ختم کئے جائیں جن کے بارے میں انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف برسرپیکار رضاکاروں کا کہنا ہے کہ ان قوانین کی وجہ سے خواتین کے ساتھ امتیاز روا ہے۔

اسلامی حدود آرڈی ننس 1979 میں جنرل ضیاء الحق کے عہد حکومت میں پاس کیا گیا تھا جو کئی جرائم کا احاطہ کرتا ہے۔ ایک انتہائی متنازعہ شق وہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی عورت کو اپنی آبروریزی ثابت کرنے کیلئے چار مرد گواہ پیش کرنا ہوگا ورنہ اس پر زناکاری کا الزام عائد ہوگا۔ زناکاری کرنے والے مردوں اور عورتوں کو سنگسار کر دیا جاتا ہے یا پھر سو کوڑے مارے جاتے ہیں۔

خواتین کی قومی کمیشن کی صدر مجیدہ رضوی نے کہا کہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایسے سبھی قوانین ختم کئے جائیں مجیدہ رضوی نے جو جج رہ چکی ہیں کہا کہ کمیشن اپنی سفارشات پر مبنی رپورٹ تیار کر رہا ہے جس میں حکومت پر زور دیا جائے گا کہ نئے قوانین وضع کرنے سے پہلے عوامی اور پارلیمانی سطح پر بحث کرائی جائے۔ وزیر اعظم کی مشیر نیلوفر بختیار نے کہا کہ حکومت رپورٹ ملنے پر کارروائی کرے گی۔ خواتین کی جماعتوں نے کمیشن کے اخذ کردہ نتیجے کا خیر مقدم کیا ہے۔ (مرسلہ۔ مکرم فیروز الدین انور کلکتہ)

# نوبل پرائز جیتنے والی پہلی مسلمان عورت

رشید احمد چوہدری لندن

ایران کی ایک وکیل عورت شیریں عبادی نے امسال انسانی حقوق کی جدوجہد میں عمدہ کام کرنے پر نوبل پرائز جیت لیا ہے۔ نوبل پرائز جیتنے والوں کی 102 سالہ تاریخ میں شیریں پہلی مسلمان عورت ہے جو اس انعام کی حقدار ٹھہری ہے۔ اس سے پہلے پاکستان کے ڈاکٹر عبدالسلام پہلے مسلمان تھے جن کو 1979ء میں فزکس کے شعبہ میں حیرت انگیز کام کرنے پر نوبل پرائز ملا تھا۔ شیریں ایران کی پہلی خاتون جج ہیں جس نے انتہائی مشکل حالات میں عورتوں اور بچوں کے حقوق پر جدوجہد جاری رکھی اور ایسے مقدمات بھی لئے جو دوسرے وکیل لینے سے گھبراتے تھے۔ اس کو کئی دفعہ جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی ملیں مگر اس کے عزم میں ذرہ فرق نہ آیا۔ امسال اس انعام کے لئے 165 امیدوار تھے جن میں عیسائیوں کا پوپ جان پال بھی تھا۔

شیریں عبادی کو جب اس انعام کی اطلاع ملی تو وہ بہت حیران ہوئی اور اس نے بے اختیار کہا کہ یہ میرے لئے اور ایران میں انسانی حقوق پر کام کرنے والوں کے لئے نیز جمہوریت کے لئے بہت عمدہ خبر ہے اس سے یقیناً انسانی حقوق کے کاموں میں بہت مدد ملے گی۔

نوبل کمیٹی جس نے انعام کا فیصلہ کیا ہے پانچ افراد پر مشتمل ہے جس میں سے تین عورتیں ہیں۔ اسکے ایک ممبر Ole Danbold Mjoes نے کہا کہ شیریں عبادی کے چناؤ سے خاص طور پر مسلمان ممالک پر جن کا انسانی حقوق کے معاملہ میں ریکارڈ اتنا اچھا نہیں بہت اعلیٰ اثر پڑے گا۔ شیریں کو یہ انعام جس کی مالیت آٹھ لاکھ پاؤنڈ ہے 10 دسمبر 2003ء کو ناروے کے شہر اوسلو میں دیا جائے گا اور یقین ہے کہ شیریں یہ انعام وصول کرنے خود اوسلو جائیں گی۔

نوبل پرائز 1901ء میں شروع کیا گیا تھا اب تک 113 لوگوں کو یہ انعام مل چکا ہے اور شیریں وہ گیارہویں عورت ہے جس نے یہ انعام جیتا ہے۔ عورتوں میں سب سے پہلا انعام پرائز کی ایک عورت Baroness Bertha Von Suttaer نے 1905 میں جیتا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کی آسائشوں کو خیر باد کہہ کر امن کے حصول کے ذرائع پر لکھنا شروع کیا اور آسٹرین امن سوسائٹی کی بنیاد ڈالی اور جلد ہی دنیا بھر میں امن تحریک کے کام کے سلسلہ میں مشہور ہوگئیں۔

اس کے بعد 1981 میں Jane Addoms اور 1946 میں Emily Greene Balch نوبل انعام کی حقدار ٹھہریں۔ یہ دونوں ویمن انٹرنیشنل لیگ فار پیس اینڈ فریڈم کی صدر تھیں۔

1976 میں Betty Willianms اور Mairead Corrigan کو مشترکہ طور پر نوبل انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا۔ انہوں نے ناردرن آئرلینڈ میں پروٹسنٹ اور رومن کیتھولک فرقوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو کم کرنے اور امن کمیٹی کے قیام کے سلسلہ میں بہت محنت کی تھی۔

1979 میں انڈیا کی مدر ٹریسا کو انسانیت کی خدمت کے سلسلہ میں انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا

1982 میں سویڈن کی ایک سیاستدان عورت Alva Myrdal کو انعام اس لئے دیا گیا کیونکہ اس نے دنیا میں نیوکلئر اسلحہ کے خلاف تحریک چلائی تھی۔

1991 میں Avng San Suu کو وریا میں جمہوریت کے قیام کی خاطر کوششوں کی وجہ سے انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا مگر چونکہ حکومت نے اسے House Arrest کیا ہوا تھا اسلئے وہ خود انعام لینے نہ آسکی تھی۔

1992 میں Rigoberta Menchu کو نوبل انعام سے نوازا گیا جس نے گوئٹے مالا میں قدیم باشندوں جو Indian کہلاتے ہیں کے حقوق پر بے پناہ کام کیا تھا۔

1997 میں Jody Williams جو Land Mines پر پابندی لگانے کی انٹرنیشنل تحریک کی بانی تھیں نوبل انعام کی حقدار قرار پائی۔

اور اب 2003 میں شیریں عبادی کو انسانی حقوق کے سلسلہ میں کام کرنے پر انعام دیا گیا شیریں کے والد شہنشاہ ایران کے دور میں جج تھے۔ شیریں کے خاوند کا نام ڈاکٹر رحیم عبادی ہے۔ وہ پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں اور انہیں سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ان کی ایک لڑکی اس وقت کینڈا میں الیکٹریکل انجینئرنگ میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری کر رہی ہیں۔ شیریں نے 1975 تا 1979 تہران میں سٹی کورٹ کے صدر کے طور پر کام کیا ہے مگر جون 2000 میں اُسے ایک ویڈیو دکھانے پر جو رائے عامہ کے خلاف قرار پائی گئی تین ہفتہ کے لئے جیل جانا پڑا اور پانچ سال تک وکالت کرنے سے محروم کر

باقی صفحہ ( 8 ) پر ملاحظہ فرمائیں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

# The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 18th Nov 2003 Issue No. 46

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

# سی آئی اے نے عرب دنیا میں امریکی مخالف جذبات کو سرد کرنے کیلئے ملاؤں کو خریدا

## کئی نقلی علماء کھڑے کئے گئے۔ مسلمانوں کو پیسے دے کر فتوے جاری کرائے گئے

امریکہ پر ۱۱ ستمبر کے حملوں کے بعد سی آئی اے نے عرب دنیا میں امریکی مخالف جذبات کو سرد کرنے اور اعتدال پسندی کی تبلیغ کرنے کے لئے ملاؤں کو خریدا اور نقلی علماء کھڑے کئے یہ بات ایک نئی کتاب میں کہی گئی ہے۔ سی آئی اے اور ایف بی آئی کے بارے میں کئی کتابوں کے مصنف اور ایک محقق رپورٹر رونالڈ کیسلر نے ''سی آئی اے کی جنگ'' میں عراق میں ہونے والی جاسوسی کی تفصیل بھی دی ہے۔ جس کی مدد سے مارچ میں وہاں حملہ ہوا اور صدام حکومت کا تختہ پلٹا گیا۔ ویسے تو یہ کتاب اکتوبر میں شائع ہو گی مگر رائٹر کو یہ کتاب پہلے ہی دستیاب ہو گئی ہے۔ اس میں کیسلر نے مئی میں سی آئی اے کے ڈائریکٹر جارج ٹینٹ سی آئی کے کئی دیگر سینئر افسروں سے انٹرویو لیا تھا۔ کتاب میں شائع بیشتر تصاویر بھی ایجنسی نے ہی سپلائی کئے ہیں۔

انہوں نے کتاب میں کہا ہے کہ اسلام میں دیگر مذاہب کی طرح کوئی بھی خود کو مذہبی عالم بتا سکتا ہے۔ اس لئے سی آئی اے نے نہ صرف ملاؤں کو پیسہ کھلایا بلکہ نقلی ملاں بھی تیار کئے جو اس کے بھاڑے کے ٹٹو تھے وہ خود کو عالم دین بتاتے تھے اور کافروں و مشرکوں کے بارے میں اعتدال پسند رویہ اختیار کر کے لوگوں میں اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ سی آئی اے کے ذریعہ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ ہم نے ریڈیو سٹیشنوں پر بھی کنٹرول کیا ہے اور علماء دین کو مدد دے رہے ہیں۔ کیسلر نے بتایا کہ سی آئی نے ملاؤں کو فتوے جاری کرنے کیلئے بھی پیسہ دیتے اس کے عوض وہ عراقیوں پر زور دیتے تھے کہ وہ امریکیوں کے خلاف مزاحمت نہ کریں۔ اس کتاب میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ سب کن ممالک میں ہوا۔

انہوں نے کہا کہ سی آئی اے نے معزول صدر صدام حسین ان کے بیٹوں اور دیگر افسران کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لئے ننھے منے کیمرے لگا رکھے تھے۔ ان کے ذریعہ عراقی فوج کے مورچوں اور ایٹمی و کیمیائی ہتھیاروں کی مشتبہ تنصیبات کی نگرانی کی جاتی تھی۔ کتاب میں کہا گیا ہے کہ صدام کے زیر استعمال کاروں کے اندر الیکٹرانک ٹرانسمیٹر چھپے تھے اس کے علاوہ پوشیدہ زیر زمین بنکروں اور ہتھیاروں وغیرہ کے ذخیروں کا پتہ لگانے کیلئے راڈار کو تصاویر دینے والے حساس آلات لگا رکھے تھے۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ تمام سرگرمی کب ہوئی۔ عراق پر حملہ سے قبل صدام نے تیل کے کنوؤں کو اڑانے کی دھمکی دی تھی مگر اس خطرے کو کس طرح دور کیا گیا اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کیسلر کا کہنا ہے کہ سی آئی اے اور امریکی فوج نے کنوؤں کی حفاظت پر مامور پہرے داروں کو خرید لیا تھا جنہوں نے حملے شروع ہونے سے پہلے دھماکہ خیز مادوں سے جڑے ہوتے تاروں کو کاٹ ڈالا تھا۔

عراقی دلالوں کے ساتھ مواصلاتی رابطہ کے لئے سی آئی اے نے انہیں سیٹلائٹ فون اور دیگر آلات فراہم کئے تھے جو ان کی رائفلوں اور لیپ ٹاپ کمپیوٹروں میں چھپے ہوئے تھے۔ بظاہر ان میں کمپیوٹر گیمس اور تصاویر آتی تھیں مگر اس میں خفیہ پروگرام مخفی تھے جنکے ذریعہ خفیہ دستاویزات بھیجی اور وصول کی جاتی تھیں۔ سی آئی اے نے لکھنے کا ایک خفیہ طریقہ بھی استعمال کیا تھا جو انجیل زمانہ کا ہے اس کے تحت عراقی ایجنٹ اپنی ماں یا خالاؤں کو عام قسم کے خط لکھتے تھے مگر اس خط میں ایک اور تحریر بھی ہوتی تھی جو دیکھنے میں نظر نہیں آتی تھی کیونکہ کاغذ پر کیمیائی مادہ ہوتا تھا جب اس خفیہ تحریر کو پڑھنا ہوتا تو اسے گرم کیا جاتا تھا۔ کیسلر نے بتایا کہ سی آئی اے نے عرب ممالک جیسے اردن شام اور مصر کی خفیہ ایجنسیوں کے لوگوں کا استعمال کر کے انہیں القاعدہ میں داخل کروایا وہاں سے معلومات حاصل کیں اتنا ہی نہیں انہوں نے القاعدہ کے نیٹ ورک کے اندر شک و شبہ کے بیج بو دیئے تاکہ ممبران ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں۔

ٹینٹ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ انہوں نے ہی ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کے حملوں سے متعلق ہونے والی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کی تھی اور کچھ مخصوص ملازمین کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا تھا جیسا کہ کانگرس نے درخواست کی تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو سی آئی اے کے مشنوں کے لئے لازمی خطرات اٹھانا رک جاتا۔ اگر آپ خود اپنے تحفظ کے بارے میں سوچتے ہیں پھر تو آپ کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں یہ سب فراموش کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی آدمی غلطیوں سے پاک نہیں ہے مگر ایسے لوگ جنہوں نے کبھی کوئی خطرہ نہیں اٹھایا۔ بڑی تعداد میں ملازمین کو کنٹرول نہیں کیا اور عام معمول کی زندگی گزاری ہے وہ ہمیں بتانے لگیں کہ کام کیسے کیا جاتا ہے وہ یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتے۔

مرسلہ: کرشن احمد قادیان۔

بشکریہ (ہند سماچار جالندھر 26.9.03)

## اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں روزے

اِک شمع سی سینے میں جَلا دیتے ہیں روزے
راتوں کو سماں دن کا دِکھا دیتے ہیں روزے

سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں روزے
مولا کی اطاعت کا مزا دیتے ہیں روزے

آنکھوں پہ نہیں رہتا کوئی نفس کا پردہ
انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

آلائشیں دُھل جاتی ہیں سب قلب و نظر کی
کچھ رُوح کو اس طرح جلا دیتے ہیں روزے

اُٹھتی ہیں مساجد سے تلاوت کی صدائیں
اللہ کا پیغام سنادیتے ہیں روزے

ڈھل جاتا ہے دل عجز کے سانچوں میں کچھ ایسا
چنگل سے تکبر کے چھڑا دیتے ہیں روزے

ہے جس کے لئے خلد بریں منزل آخر
اُس راہ پہ ہستی کو لگا دیتے ہیں روزے

اِک نُور سا ہر سمت برستا ہے فضا میں
تطہیر کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں روزے

روحوں میں اُترتی ہے صدا ''ملہم حق'' کی
اللہ سے بندے کو ملا دیتے ہیں روزے

ہوتا ہے کچھ اس طرح درِ لطف و کرم وا
جو مانگے کوئی اُس سے ہوا دیتے ہیں روزے

(ثاقب زیروی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

مضامین نظمیں اور رپورٹیں وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام
اور مالی معاملات کیلئے منیجر بدر کے نام چٹھی لکھیں